ناٹک

گنجینۂ محبت

معروف بہ

طلسم الفت

حصہ دوم

مصنفہ

حافظ محمد عبد اللہ صاحب رئیس جتورا

متعلقۂ پرگنہ و ضلع فتحپور ہنوہ

پروپرائٹر

انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی

شہر آگرہ بہ

مطبع الٰہی میں باہتمام محمد چھو خان کے چھپا

۱۸۹۶ء

۱۰۰۰ جلد

فہمید حسین نوشت

ناٹک

گنجینۂ محبت

معروف بہ

طلسم الفت

حصہ دوم یعنی آخر

تیسرا ایکٹ — پہلا سین

دیوانخانۂ عالم آرا — پردہ نمبر ۱

(عالم آرا کا فراق جان جہان مین بیقرار نظر آنا۔)

غزل — دھمن بروا۔ تال پشتو

طرز "بام پر میرا چھپ کے گھٹ تھا شب مہتاب مین۔"

عالم آرا شاہزادی

ن جب دلبر مرا
چین پھر کیا خاک پا

زار بھی ایسی نہ حالت صدمۂ فرقت سے بھی
انتظار وصل مین جو حال ...

مین عجب گم کردہ راہ وادی الفت ہون آہ
حضرت دل کے سوا کوئی نہین رہبر ...

ہوگئی افسوس مین جب سے اسیر دام عشق
مجھکو زندان بلا سے کم نہین یہ گھر ...

ہائے اکیون [illegible] ہوئی مین اب اسیر
گھونٹتی پیدا ہی ہوتے جو گلا مادر ...

غوطہ زن رہتی ہون مین ہر لحظہ بحر فکر مین
دیکھئے وصل اس دُر خوبی سے ہو کیونکر ...

انتظار شام ہے ہر دم کہ خاص اسوقت روز
سیر دریا کرتا ہے کشتی پہ وہ دلبر ...

حیلۂ سیر چمن سے دیکھتی ہون اسکو روز
شاد ہو جاتا ہے دم بھر کو دل مضطر مرا

ہے دعا ہر دم یہی میری حضور قلب سے
یا الٰہی جلد ہو جان جہان شوہر مرا

(عالم آرا کا آہ سرد بھرنا گلشن آرا کا داخل ہوکر پیار سے استفسار حال کرنا)

ابیات تحت اللفظ

گلشن آرا

اچھی باجی مری تیرے قربان
مین کئی دن سے ہون بہت حیران

بات اک پوچھون مین بتاؤ گی
نہین واللہ تم چھپاؤ گی

عالم آرا

اچھا پوچھو۔ تو پہلے عہد کرو

گلشن آرا

میرے سر پر یہی ہاتھ اپنا دھرو

عالم آرا (ہنسکر)

اسے ہے مجھکو قسم تیری سر کی
مین بتاؤنگی تو جو پوچھے گی

گلشن آرا

[illegible] سے ہماری بہتی کہاں ہے
فرق کچھ ہمکو کرنے سے جو صبح نہ نہائے

[illegible] دن سے ماجرا کیا ہے
کہئے تو حال آپ کا کیا ہے

[illegible] سے [illegible]
منہ لپیٹے پڑی ہو دن دن بھر

[illegible] وقت مگر
ہوئی ہو کچھ شگفتہ اے گل تر

ہر گھڑی آبدیدہ پاتی ہون ۔ اپنے سے بہی کشیدہ پاتی ہون
بالکل اگلا سا التفات نہین ۔ بات کرتی ہو پر وہ بات نہین
کچھ تو ایسا ہے دشمنونکو ملال ۔ جسکے صدمہ سے ہوگیا ہی یہ حال
یا تو اک دن وہ تہا کہ میرے بغیر ۔ کوئی بہاتی نہ تہی حضور کو سیر
یاد ہی ہون مین اب کہ آٹھ پہر ۔ پڑی رہتی ہون چپ الگ ششدر
میری صحبت بہی بار ہے اب تو ۔ بات تک ناگوار ہے اب تو
مجھ سے ایسی ہوئی ہی کیا تقصیر ۔ جسکی ملتی ہے یہ مجھے تعذیر

عالم آرا

سُن تو کیا تو نے میری کی ہی خطا ۔ تجھسے کس بات پر مین ہونگی خفا
رنج کس چیز کا مجھے ہو گا ۔ فضل خالق سے یان کمی ہی کیا
ہان مگر مجھکو اے مہ تابان ۔ تہوڑے دن سے ہی شدت خفقان
خودبخود میرا دم ہے گھبراتا ۔ بات کرنا مجھے نہین بہاتا
محض تنہائی اب تو بہاتی ہے ۔ شکل لوگون کی کاٹے کہاتی ہے

گلشن آرا

اتنا احمق بنایئے نہ حضور ۔ صاف کہدیجیے جو ہو منظور
آپ سی عقل گو حضور نہین ۔ بندی ایسی بہی بے شعور نہین
مین نے دی تہی یہ اپنے سر کی قسم ۔ مین نے کی تہین یہ منتین پیہم
تم نے کچھ پاس بہی کیا نہ ذرا ۔ سچ کہا کرتے ہین یہ لوگ بڑا
لہو دنیا کا ہو گیا ہے سفید ۔ کوئی رکھے کسی سے کیا امید
کیا اب اُنسے بہی ہم گئے گذرے ۔ پہرون رہتی ہین مشورے جن سے
خیر یہ ہے خدا کی شان بہن ۔ غیر تو دوست ہم ہوئے دشمن

(گلشن آرا کا آنسو بہانا عالم آرا کا اُس کو پیار سے منانا)

عالم آرا

اری احمق کچھ ہمین گمات نہین — بچون سے کہنے کی یہ بات نہین
کہہ تو دیتی مگر ہی شرم کی بات — خوف یہ ہی کہ اے بت خوش ذات
کہ مبادا اگر کوئی مفسد — پوچھ لے راز دم سے ہو کے بجد
تیرے ہی مُنہ سے کچھ نکل جائے — تو قباحت مرے لیے آئے

گلشن آرا (بسور کر)

ہان جی ایسی ہی ہم تو ہین دشمن

عالم آرا

دیکھیہ کہتی تو ہون پرلے گلشن

عالم آرا

دم سے پوچھے ہزار اگر کوئی — لاکھ تیری کرے وہ دلجوئی
تو خبردار اے بت ذی جاہ — یہی کہیو کہ مین نہین آگاہ
راز کرتی ہون اپنا اب اظہار — سُن لے غور اُس کو اے سمن رخسار
ایک شہزادے پر نثار ہون مین — اُس کی فرقت مین بیقرار ہون مین
وہ بھی میرا ہے عاشقِ شیدا — نام سنکر مرا ہوا ہے فدا
اور مری جستجو مین مجنون وار — چھوڑ کر آشنا و خویش و دیار
آج دو چار روز سے لے جور — وارد اس شہر مین ہی وہ معذور
مین نے وہ گل چھپا کے گلچین سے — پردہ کر کے نگاہ بد بین سے
اک مکان مین بلا کے رکھا ہی — فقط اتنا اب مجھے سہارا ہے
جب وہ موقع کا وقت آتا ہے — سیر دریا کو روز آتا ہے
سیر گلشن کو مین بھی جاتی ہون — اسی حیلے سے دیکھ آتی ہون
رات دن ہی اسی کی فکر وصال — غم فرقت مین ہو گیا ہے یہ حال

گلشن آرا

یہ چھپانا تھا مجھ سے کیا باجی — مین بھی دیکھون انہین ذرا باجی

عالم آرا

اچھا جس وقت باغ جائین گے   تجھ کو بھی آج ہم بلائین گے

گلشن ارا

اب تو کمرے مین اپنے جاتی ہون   خود ہی تیار ہو کے آتی ہون

(گلشن آرا کا جانا دلربا کا آنا)

عالم آرا

آج و نے اونہین بلا بھیجو   اور یہ پیغام کہلوا بھیجو
آپ کی سالی اے مہ آفاق   آپ کے دیکھنے کی ہر مشتاق
اک ذرا بن سنور کے آئیگا   سیر باغات کرکے آئیگا

دلربا

(جھلا کر)

اُس سے بھی راز کہدیا افسوس   اے بی تمنے یہ کیا کیا افسوس
تم بھی کتنی ہو پیٹ کی ہلکی   بات کوئی تمہین نہین پچتی
چلو اچھا ہوا برائی ہے کیا   اب نہ ہوئی تمہین تو ہو مین رسوا

عالم آرا

اُسنے جانا تو کیا قباحت ہے   مجھسے کیا کچھ اُسے عداوت ہے
ایسی احمق نہین وہ غیرت ماہ   مین نے سمجھا دیا ہے خاطر خواہ
اے بی بلباس تو کرو نہ ذرا   چلو اچھا کیا کہا تو تو کہا

دلربا

اجی میری بلا سے مجھکو کیا   بھیجتی ہون پیام ابھی مین جا

(دلربا کا جانا گلشن آرا کا سیر باغ کے لئے تیار ہو کر آنا)

کہروا۔ دہن کالنگڑا۔ تال کہروا

طرز۔ " سارے مین پھیے سیر مچہلی کیا ہجون اب "

گلشن آرا

چلو چلو باجی سیر گلستان کو
دیکھین چلکر باغ سیر دریا کی بھی سیر

دیکھین ہم بھی تو اوس شہ خوبان کو
جانیگا کیا راز کو اپنے کوئی غیر

(دلربا کا آنا)



دلربا

پہونچایا سب آپکا ان کو تو پیغام
گاڑی بھی تیار ہے چلیے اے گلفام

(سب کا جانا)

تیسرا ایکٹ — دوسرا سین

بالاخانہ باغ لب دریا — پردہ نمبر (۱۲)

(جان جہان کا شاہ بلبلا کشتی پر سوار دریا میں آنا)

غزل ـ دہن گوسیا ـ تال پشتو

طرز ـ اک ادا پر ہو سنے ہمیں مارا نقارا مار کر

جانِ جہان

سامنے دم بھر کو آؤ خدا کے واسطے — جان بلب ہون رحم فرماؤ خدا کیواسطے
دیدۂ انجم ہین شوق دید مین آنکھین مری — چاند سی شکل اپنی دکھلاؤ خدا کیواسطے
ہم نے تو چھوڑا ہی تم پر اپنا سب ناموس و ننگ — تم بھی اب ہم سے نہ شرماؤ خدا کیواسطے
شرط ہی دونون طرف سے پاس رسوائی ضرور — تم کو مین تم مجھکو سمجھاؤ خدا کیواسطے
سیر گلشن سے تو اپنا روز بہلاتی ہو جی — کوئی دم دل میرا بہلاؤ خدا کیواسطے
ہے مقدر مین تو ہوگا وصل بھی اک دن نصیب — دید کو تو اب نہ ترساؤ خدا کیواسطے
وصل پر چارہ نہین تو ذبح کر ڈالو ہمین — مرغ بسمل سا نہ تڑپاؤ خدا کیواسطے

(عالم آرا کا مع گلشن آرا بالاخانہ پر آنا اور چلمن ہٹا کر جان جہان کیطرف اشارے سے دکھانا۔)

غزلیات - زہن بھیرون - تال چاچر

طرز۔ "جہان مین نہین یار کوئی کسی کا۔"

عالم آرا

یہی ہے مراد برائے گلشن آرا — اسی گل کی الفت نے تو مجھکو مارا
مرے عشق مین اسنے چھوڑا ہی سبکو — مجھے اس سے بڑھ کر نہین کوئی پیارا
ذرا جا کے تم سیر گلشن کرو اب — کرون تا مین اس گلبدن کا انتظار

(گلشن آرا کا جان جہان کو دیکھکر دربردہ اسیر فریفتہ ہوجانا اور بظاہر عالم آرا کی وجہ سے الفت جتانا۔)

گلشن آرا

غضب کا حسین یہ تو ہی ماہ پارا — نہین بیجا اسیر جو دل تمنے وارا
بلائین تو اسے باجی مین اسکی لیلون — سبب جیسے چاہو تم کیون نہ ہو مجھکو پیارا

(اشارے سے بلائین لینا۔)

ابھی جاتی ہوں اسکی تعجیل کیا ہے — بلاتین تو پھر اسکی سہیلیوں دوبارا

(گلشن آرا کا دوبارہ اشارے سے بلاتین لیکر جانِ جہان کو گھورتی ہوئی جانا عالم آرا کا جانِ جہان کو بغمخواری منانا)

غزل — دھن زلہ تال دادرا

(طرز — کیونکر نہ لگے ہو فاسے نہ اہل وفا عوض)

عالم آرا

ہر خدا زیادہ نہ تم رنج و غم کرو — للہ بیقراری دل اپنی کم کرو

ہر دم نہ اپنے دلکو خدا کیلئے کڑھاؤ — ناحق نہ اپنی جانِ حزین پر ستم کرو

رو رو کے اب زیادہ رلاؤ نہ مجھکو بھی — غمگین ہو کے تم نہ مجھے پر الم کرو

جانِ جہان ضرور کبھی ہونگے ہم بغل — دل مین نہ رنج کچھ مرے سر کی قسم کرو

فضل خدا سے وصل کا موقع ملیگا جلد — صبر اختیار تھوڑے دلوں اے صنم کرو

بھلاؤ یہان پہ آکے سر شام اپنا جی — خوش دل کو سیر باغ سے تم صبحدم کرو

تاج الدین کو مری شادی کا ہو خیال — اللہ سے دعا یہی تم دمبدم کرو

تیسرا ایکٹ — تیسرا سین

دیوانخانہ گلشن آرا — پردہ نمبر (۵)

(گلشن آرا کا اپنی سہیلیوں سے عشق جانِ جہان جتاتے ہوکے گانا)

غزل مستزاد — دھن پیلو تال دادرا

طرز "کون تجھا کہ دنیا مین پرستار ہوئے"

گلشن آرا

خوبرو جان جہان سا کوئی ونہار نہین | حسن ہے اسکا بلا
اسکی مانند زمانے مین طرحدار نہین | لیگیا دل وہ مرا | خوبرو
باجی قربان مین اُسپر وہ ہو باجی پہ فدا | یہ بڑا پیچ پڑا
عشقبازی مجھے گو اُس سے سزاوار نہین | بر کرون دل کو مین کیا | خوبرو
وصل اب جان جہان سے نہ مرا ہوگا اگر | جاؤنگی جی سے گذر
وصل مشکل ہے تو مرنا مجھے دشوار نہین | آئی بس میری قضا | خوبرو
شادی ساتھ اُسکے جو ٹھہرا دی مری کوئی بشر | اُسکی اُجرت مین اگر
جان تک مانگے وہ مجھسے تو ہو انکار نہین | مال و زر چیز ہے کیا | خوبرو

(سہیلیون کا گلشن آرا کو بہ غمخواری منانا)

غزل - دھن بلاول - تال دادرا

طرز "روتی ہو زار زار کیون خاتون ہماری تم نہ بلا"

خواصین

کیجیے نہ دل مین رنج و غم کام نہین یہ کچھ بڑا | جان جہان سے تمکو ہم دینگے ضرور ہی بلا
دیکھیے کارسازی اب کرتے ہین کیسے ہم غضب | تکتی رہین وہ سب کی سب لائین بس اب انکو ہم اڑا
جان جہان سے آپکی شادی رچائین تو سہی | ہمکو ہے فکر اب یہی چاہیے صبر پہ ذرا

(سب کا جانا)

تیسرا ایکٹ — چوتھا سین

دربار حسن آباد — پردہ نمبر (۱۱)

(سلیمان بخت کا ہاتھہ مین ایک پرچہ لئے ہوئے

وزیر سے مخاطب نظر آنا)

غزل - دہن بہاگ - تال دادرا

طرز ہمنے تو بیتیں کا برنا حال زار ہے

سلیمان بخت

گذرا یہ پرچہ آج ہمارے حضور سے

سر پر وہ تاج رکھہ کے یہان نکلا سیر کو

فوج و سپہ جلوس مین ہمراہ کچھہ نہین

رکھہ سکتا کون تاج ہے شہزادون کے سوا

ہمنے طلب کیا ہے اُسے اپنے روبرو

یان وارد ایک شخص عجب رشک حور ہے

سرزد ہوا یہ اُس سے بڑا اک قصور ہے

شاید کہ اپنے حسن پر اوسکو غرور ہے

شہزادہ وہ نہین تو کوئی بے شعور ہے

تفتیش اُسکے حال کی اسدم ضرور ہے

(کوتوال کا جان جہان کو حاضر لانا)



ابیات — تحت اللفظ

کوتوال

آج یہ نوجوان عیسیٰ حور

شہر مین بہر سیر نکلا تہا

تاج شاہی ہین کے بے دستور

محو دیدار پیر و برنا تہا

(سلیمان بخت کا جان جہان کو از سرتاپا

(بغور ملاحظہ فرمانا)

سلیمان بخت

(خود بخود)

شاہزادہ کہین کا ہے یہ نگار · شوکت اسکی جبین سے ہے اظہار
اور کی کب یہ تاب و طاقت ہے · یان کسی مین کہان یہ جرأت ہے
جو ہماری برابری کرتا · قہر شاہی سے بہی نہ کچہہ ڈرتا

(جان جہان سے)

اے جوان جلد کر ہمسے بیان · کون ہے آیا کس لئے تو یہان

لاونی - دہن زلہ کلیان - تال بریلوی ٹہیکہ

طرز "ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا"

جان جہان

ماجرا قصہ ہی پر عبرت · کرون کیا عرض اے حضرت
اس عاجز کا نام ہے جان جہان ناشاد · والد عالم شاہ ہین والی عشق آباد
گرہون بخت بد قسمت · کرون کیا عرض اے حضرت
بہیجا تہا والد نے یان رشید اپنا وزیر · جو سب وزرا مین بڑا تہا وان خوش تدبیر
کرے تا وہ میری نسبت · کرون کیا عرض اے حضرت
راہ دریا سے چلا مین اے بندہ نواز · ساحل پر جبدم یہان پہونچا میرا جہاز
ہوا طوفان سے وہ غارت · کرون کیا عرض اے حضرت
اک تختے پر مین بہا لگا کنارے دور · آیا تہا یان ڈہونڈہنے ساتھی ہر حضور
سو یہ نازل ہوئی آفت · کرون کیا عرض اے حضرت

(سلیمان بخت کا اٹھکر جان جہان کو پیار سے گلے لگانا اور تخت پر اپنے برابر بٹہانا۔)

غزل - دہن کالنگڑا تال چاچر

طرز۔ "فداب جسکے اور یہ تری جان ہے۔"

سلیمان بخت

گلے سے ملواے سعادت نشان
مرے پہلو مین بیٹھو ارام جان
کیا ہے ہمنے اس طور سے جو طلب
یہ پہچانا تھا تم کو جان جہان
بدل ہمکو نسبت ہے تم سے قبول
تمہارا بجو بی ہوا امتحان

(وزیر سے)

پہنا تاج شاہی اہنین اے وزیر
محل ایک دے رشک کاخ جنان
بہت جلد خواہش ہو یہی کچھ سوا
مہیا ہو سامان عشرت وہان
یہ دے حکم رامشگرون کو ابہی
کرین ناچ گا کر انہین شادمان
چلے ہم ابہی جانب قصر خاص
کرین حال ملکہ سے انکا بیان

(سلیمان بخت کا جانا)

تیسرا ایکٹ — پانچوان سین

خلوتخانہ بالقیس جہان — پردہ نمبر (۲)

(ملکہ بالقیس جہان کا مسلمانون کے ہمراہ فکر شادی
دختران میں بیقرار آنا)

ٹھمری ۔ دہن کالنگڑا ۔ تال دادرا

طرز۔ "مٹاتی ہے آبرو لیلی ہماری۔"

بالقیس جہان

جوان ہوئین بیٹیان، دونون ہماری ——— جوان

فکر مین اُن کے بیاہ کی ہر دم رہتی ہون بچین -
اتریگا کیونکر ہر سے مرے یہ دو نون کا بار دین جوان
آ نا تہا اک شاہزادہ یہان جو کرنے اپنے بیاہ،
اُسکا جہاز آکر لب ساحل ہو گیا ٹکڑے آہ جوان

(شاہ کا تشریف لا کر ملکہ کو حال جان جہان سنانا
گلشن آرا کا مع سہیلیون دبے پانون آ کر سُننے
کے لیے چھپ جانا)

غزلیات - وہن کلیان - تال دادرا

طرز -" جلد بیدار ہوا ے جبتی ناکام کہین -"

سلیمان بخت

وار د اک یان ہے جو شاہزادہ ذیشان ہوا
شکل پر اوسکی دل و جان سے مین قربان ہوا
یہ وہی ہے جو چلا گہر سے تہا نسبت کے لئے
پر جہاز اسکا یہان مورد طوفان ہوا
زندہ بچکر یہان اب پونچا بفضل باری
آ جسے اپنا وہ شہزادہ ہے مہمان ہوا
اسکو ہر بات مین پایا جو لیق و ہشیار
بیٹیون کی وہین شادی کا مجہے دہیان ہوا
دو نو شہزادیون کا لے تو ذرا استمزاج
نا ہو معلوم ادہر کسکا ہے میلان ہوا
ہو جو مایل ادہر اُس سے ہی کرین اسکا نکاح
ایک ہی بیٹی کی شادیکا ہے سامان ہوا

بالقیس جہان

آج مجہپر تو خدا کا بڑا احسان ہوا
کار مشکل مرا صد شکر ہے آسان ہوا

(مغلانیون سے)

جاؤ مغلانیو شہزادیون کے پاس تم اب
اوسکی تعمیل کرو شہ کا جو فرمان ہوا
لیکے دونون کی رضامندی کرو ہمسے بیان
کون مایل ہے ادہر کسکو یہ ارمان ہوا

(ملکہ و شاہ کا اندر جانا دونون مغلانیون کا ایک
بازو جا کر کانا پہوسی لگانا گلشن آرا اور

(عیارہ خواص کا ظاہر ہوکر دوسرے بازو پر آنا)

ابیات - تحت اللفظ

عیارہ (گلشن آرا سے)

آپ کو شادی ہو اگر منظور
وقت تدبیر کا یہی ہے حضور

ہم تو ان سب کو گانٹھے لیتی ہیں
جو طلب کرتی ہیں وہ دیتی ہیں

آپ ان سب کے پہلے اے گل تر
عالم آرا کے پاس خود جا کر

کسی حکمت سے اجنبی بن کر
اپنا ثابت کرایئے اوپر

کہ غیر مرد کے ہمراہ
عقد ٹھہرا ہے آپکا اے ماہ

ہو رہی ہے وہ عشق میں سرشار
خود سے باہر ہی ہے مجنون وار

جب سنیگی کہ وہ نہیں یہ نگار
صاف کر جائیگی وہ خود انکار

پھر سمجھ لینگے بات تو ٹھم جائے
اب سر دست پانون تو جم جائے

گلشن آرا

اس سے بہتر نہیں کوئی تدبیر
اب خدارا کرو نہ تم تاخیر

سیم و زر بے شمار صرف کرو
ایک کی جا ہزار صرف کرو

گر سر انجام پا گیا یہ کار
زندگی بھر رہوں گی شکر گذار

لو اسی وقت جاتی ہوں میں ادہر
گانٹھ لینا تم ان کو خوب مگر

(گلشن آرا کا جانا عیارہ کا مغلانیوں کو لانا)

عیارہ

بیٹھو تم سے عرض ہے میری
نذر لو اشرفی کی یہ تھیلی

(تھیلی دینا)

اور تدبیر کچھ کرو ایسی
عالم آرا نہ مانے یہ شادی

جب یہ نوکر اس کے روبرو کرنا
تم معمے میں گفتگو کرنا

سن کے تا گفتگو وہ شہزادی
یہ نہ سمجھے کہ کس سے ہے شادی

نام کھلنے نہ پائے اُس گل پر | اس میں کچھ مصلحت ہی مد نظر
اس ترقی بنے سے جو کرو گی کلام | تم بھی ہوگی نہ موردِ الزام
گلشن آرا بنا لال کرو یگی | لعل وزیر سے وہ لال کردیگی
ورنہ معلوم ہے یہ خوب تمہیں | گلشن آرا غضب ہے فطرت میں
اک ذرا کار وزیر رکھکے اک بھید | تم سے لینے کی ضرور وہ بدلا

فرتوتہ

جو کہا تم نے ہمکو سب ہے قبول | ہوگا مطلب تمہارے دل کا حصول
جان و دل سے کرینگے ہم یہ کام | لینگے جی کھول کر مگر انعام

(سب کا جانا)

تیسرا ایکٹ — چھٹا سین

دیوانخانہ عالم آرا — پردہ نمبر (۸)

(عالم آرا کا متفکر نظر آنا)

غزل - دھن سوہنی - تال داورا

طرز - "سر پر سلیمان نبی میرا مددگار ہے"

عالم آرا

آنکھ پھڑکتی ہے کیوں سید ہی مری دمبدم | ہے یہ دلا بدشگون دیکھئے ہو کیا ستم
اشک سے ہی چشم تر جاتا ہے بیٹھا جگر | صدمہ ہے اک قلب پر سخت ہے دل کو الم
فکر بڑی ہے یہ اب ہوگا نیا کیا غضب | کیونکہ ہے رنج و تعب مجھکو ہیں اب بھی کم

(گلشن آرا کا بدحواس نکلنا)

ابیات سخت اللفظ

گلشن آرا

کہئے کچھ آپنے سنا بھی حضور
ہو رہا ہے محل مین کیا مذکور

آسمان آپ پے جبہڑاتا ہے
بخت بد گردشین دکھاتا ہے

ملکہ کی صلاح سے حضرت
کرتے ہین بیری آپکی نسبت

اسلیے اب ہو گئے ہین ہم دوبھر
اتنی جلدی انہین ہے ای گل تر

کہ اک اوباش مرو بیرو دنی
بے لیاقت ذلیل فیولی

بات مین بھی جسے نہین ہے تمیز
پھر شاوی ہوا ہے وہ تجویز

چاہتے ہین اگر رضا دیوین
آپ کو یا مجھے بیہنا دیوین

مینے جبوقت سے سنا ہے یہ حال
یہ تصور ہے ہر گھڑی یہ خیال

ہائے اب گھر یسے یہ اوجڑینگے
ہم اب اپنی بہن سے بچھڑینگے

سنتی ہون آج لوگ آئے ہین
پھر اکجا پیام لاتے ہین

کہین ایسا نہو کہ شرما جاؤ
کہنے سننے مین لوگونکے آجاؤ

ڈر یہ ہے مجھکو اے پری رخسار
آپ ہی پر ہے سارا دار و مدار

کس لئے یہ جہان مین ہے دستور
پوچھتے ہین بڑی کو پہلے حضور

عالم آرا (چہاتی پر ہاتھ مارکر)

تو نے اس طرح سے کہا لڑکی
جی مرا دہک سے ہو گیا لڑکی

توبہ سنتے ہی مین تو گھبرائی
کہ الٰہی یہ کیا بلا آئی

تو نہین جانتی ہے کیا اے گل
کہ مین اک غنچہ رو کی ہون بلبل

آدمی کیا اگرچہ حور بھی آئے
تو نظر مین کبھی نہ میری سمائے

زندگی بھر تو مین کرون خدمت دل
اسمین حضرت ہون مجھسے خوش کہ ملول

مگر اسوقت اے قمر طلعت
سخت ہوتی ہے یہ مجھے حیرت

مجھکو تو اک پری کا سودا ہے
تیرے انکار کا سبب کیا ہے

تو جو شادی سے ایسی ڈرتی ہے | خود تو خود مجھکو منع کرتی ہے
ہے ہماری خوشی اگر منظور | تو یہ کر لے تو اے قمر منظور
تا ہماری بھی حسرتین نکلین | دل ہے مدت سے اس تمنا مین
سر پہ سہرا ترے بندھا دیکھون | دولہا آئے ہوئے ترا دیکھون

گلشن آرا

کیا کہی تنے بات واہ بہن | تم ابھی سے تو کرتی ہو سخن
آگے کیا غم ہے اور امید رہی | دلمین کچھ اپنے سوچیے تو سہی
کوئی کم ہے سوا بھی پیارا ہے | رنج فرقت بھی مجھے گوارا ہے
مرا صدقے کیا وہ بہار میں جائیگی | جو تمہارے قدم سے مجھکو چھڑائے
ہان نہین خواہش اور کچھ زنہار | ہے تمہاری سلامتی درکار
مان ہو تو تم بہن ہو تو تم ہو | سب کچھ اپنا سمجھتی ہون تم کو
ہین تو اک دام جدا نہ تم سے ہون | جبر مجھ پر کرین تو کچھ کہا لون

عالم آرا

بیاری اس سے تو رکھ تو اطمینان | کیا مین تیری طرح سے ہون نادان

(گلشن آرا کا جانا مغلانیون کا داخل ہو کر تسلیمات بجا لانا)

ٹھمری ۔ وہن زلہ جھنجوٹی ۔ تال قوالی

طرز ۔ ،،علی بابا کے گھر اب شادی ہے ۔،،

مغلانیان

ظور ہو جو وہ کہدو | لو چھپا سے نہ یہ اے شہزادی ہے | منظور
ب جگہہ ملکہ کی رضا سے | ٹھہری تمہاری شادی ہے | منظور
ہو کرو چاہو نہ کرو تم | پوری تمہین آزادی ہے | منظور

غزل ۔ وہن برہمن ۔ تال دادرا

طرز — ،،جاتا ہون قید خانہ مین دربار کو سلام ۔ —،،

عالم آرا

وحشت ہی آج کل مجھے کچھہ سوجھتا نہین
ہوش و حواس اندنون میرے بجا نہین
مجھکو تو نیک و بد کی نہین کچھہ بھی اب تمیز
والد جسے پسند کرین وہ بُرا نہین ۔
لیکن ہی عارضے سے طبیعت بہت نڈھال
بالفعل دلمین شادی کی خواہش ذرا نہین
گلشن کا عقد پہلے کرین مین نہال ہون
اسکے بغیر باغ تمنا ہرا نہین ۔
شوہر کو اسکے رکھین ہمیشہ یہین پدر
ہمشیر میری ہو کبھی بھی مجھسے جدا نہین

[سب کا جانا ۔]

تیسرا ایکٹ ۔ ساتوان سین

دیوانخانہ گلشن آرا ۔ پردہ نمبر [۵]

[گلشن آرا کا اپنی سہیلیون سے گفتگو کرتے ہوے نظر آنا]

ٹھمری — دہن سارنگ ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز — ،،کوئی ہمسا نہین ہین وہ آج ہم ۔ —،،

گلشن آرا

کر آئے بخوبی وہ کام ہم
دیا باجی کو ہمنے خوب آج دم ۔ — کر آئے ۔
مین نے تو کی ہی عجب اُستادی
مانین گی ہرگز وہ نہ یہ شادی
ہو گی مری خانہ آبادی
اب نہین کچھہ بھی فکر و غم ۔ — کر آئے ۔

فتنہ

کیا مین نے بھی کام نہین کچھہ کم
دیا بوڑھی بڑی مشاطون کو دم ۔ — کیا مین نے ۔

گانٹھہ لین سب مغلانیان مین نے — اشرفیون کی تھیلی اُنہین دے۔
مٹ گئے اب تو سارے کھٹکے — چین کرو تم بے خوف و غم ——— کیا مین نے۔

ابیات - تحت اللفظ

عیارہ

سُنئے میری بھی آپ دمبازی — طرفہ دونون سے کی سخن سازی
اُسطرف تو بناکے یہ فقرا — مین نے جان جہان سے جا کے کہا
اے مہ حسن اے تدرو خرام — عالم آرا نے یہ دیا ہے پیام
آپکا کھل گیا ہے شاہ پہ حال — مجھکو افشاے راز کا ہی خیال
اب ادہر کچھہ دنون نہ آئیے گا — جس طرح سے ہو ٹال جائیے گا
مگر اے رشک ماہ غیرت شمع — تم بہر طرح رکھیو خاطر جمع
اب خدا سے امید ہے کہ قریب — دولت وصل یکدگر ہو نصیب
اس طرف آکے عالم آرا سے — یعنی اُس بھولی ماہ پارہ سے
حال پرچے کا کچھہ بہ اُس کی طلب — شاہ عالم کا کچھہ عتاب و غضب
کہکے پھر یہ کہا کہ اے گلفام — ہے یہ جان جہان کا اب پیغام
آج اے آفتاب برج وفا — مجھہ حزین پر یہ سانحہ گذرا
یون فلک در پئے نفاق ہوا — اک نظر دیکھنا بھی شاق ہوا
گو کہ واقف ہو خوب اے مہ عید — باعث زندگی ہے آپ کی دید
مار ڈالیگی ناشکیبائی — پر تمہارا ہے خوف رسوائی
اب جو ہو آپ کی خوشی اے حور — وہی مجھکو بھی ہے بدل منظور
لیکن اے جان عاشق مضطر — چند روز آنا مرا نہین بہتر
سُن کے بولی وہ حور گھبرا کر — جلد کہہ اے پیامبر جا کر
کہ مرے دلکو اے مہ شب عید — جس قدر آپ کی ہی حسرت دید
کچھہ خدا ہی پہ خوب روشن ہے — کیا کرون آسمان دشمن ہے

مگر اب قصد جو تمہارا ہے — یہی دو چار روز والی ہے
جلدی اے جان جان بگڑیگا — کچھ دنون رنگ کچھ بگڑیگا
اسلئے دونون کو دیے یہ دم — تا نہ دو چار روز ہون وہ بہم
اسی عرصہ مین آپکی شادی — فضل خالق سے ہو ہی جائیگی
پہر کہلی کارسازی اپنی اگر — تو ہمین کچھ نہین کسی کا ڈر

(مغلانیون کا آنا)

غزل - دہن شہانہ - تال چاچر

طرز - "دہن پر ہین اونکے گمان کیسے کیسے"

مغلانیان (گلشن آرا سے)

خدا کا بڑا ہم پر احسان ہوا ہی — کہ قدرت سے شادی کا سامان ہوا ہے
کیا عالم آرا نے انکار شادی — دل اونکا جنون سے پریشان ہوا ہے
کرین عقد جان جہان سے تمہارا — یہ اب شاہ و ملکہ کو ارمان ہوا ہے
جو منظور ہو تم کو وہ صاف کہدو — رضا جوئی کا ہمکو فرمان ہوا ہے

(گلشن آرا کا شرم سے سر جہکا کر
خاموش رہ جانا)

ابیات - تحت اللفظ

عیارہ

صاحبو کون سایہ ہے آئین — منہ سے بولی ہن کواریان ہی کہین
جو یہ بولین حواس مین آکو — بوڑھی ہو کر نہ بچی بن جاؤ
اوڑگئی کیا جہان سے شرم و حیا — ہے مثل خاموشی ہے نیم رضا
سمجھو تو تم تو ہو بہت دانا — ہے غضب باپ مان کا فرمانا
کس نے ٹالا ہے جو یہ ٹالینگی — اپنی عفت کو میٹ ڈالینگی

فتنہ

بچ تو ہے لو اٹھو مبارک ہو   شاہ و ملکہ کو مژدہ جا کر دو

(مغلانیون کا جانا خواصون کا خوشی منانا)

ٹھمری - دہن زلہ کلیان - تال کہروا

طرز - "راجا مین بنجاؤنگی ری تجھے رانی بناؤن ری"

خواصین

دیجے تمہین انعام اب   تمہین شادی مبارک   دیجے
جانِ جہان سائم کو بانو   گوہر بلا گلفام اب   تمہین
عالم آرا کا تو حق تھا   پر وہ رہین ناکام اب   تمہین
رنج و الم کا وقت گذرا   ہر دم کرو آرام اب   تمہین

تیسرا ایکٹ — آٹھوان سین

خلوتخانۂ بالقیس جہان — پردہ نمبر (۲)

(شاہ کا ملکہ سے باتین کرتے ہوئے خلوت سے باہر آنا)

ٹھمری - دہن زلہ - تال قوالی

طرز - "ہم پر یہ تمہارا ہے احسان -"

سلیمان بخت

اے ملکہ خدا کا شکر تو کر   داماد ملا تجھے رشکِ قمر — اے ملکہ
ہے حسن مین یکتا جانِ جہان   دیکھا نہین ایسا حسین تو نے بشر — اے ملکہ
مغلانیان پر اب تک نہ پھرین   لائین نہ پلٹ کر کچھ بھی خبر — اے ملکہ

(مغلانیون کا آن کر تسلیمات بجا لانا)

غزل   دہن کالنگڑا   تال چاچر

طرز ــــ فدا جھکے اوپر تری جان ہے ــــ ''

مغلانیان

فقہا عالم آرا تو نادان سے ہے   نہین اپنی شادی کا کچھ دہیان ہے
وہ کہتی ہی گلشن کی شادی کرین   مجھے جان و دل سے یہ ارمان ہے
نہین گلشن آرا کو پر عذر کچھ   اُنہین شہ کا منظور فرمان ہے

بالقیس جہان [شاہ سے]

کرو گلشن آرا ہی کا پہلے بیاہ   نہین ایسی کچھ وہ بھی نادان ہے

سلیمان بخت

کرین عقد گلشن کا ہم آج ہی   کہ موجود شادی کا سامان ہے

مغلانیان

مبارک ہو بیٹی کی شادی حضور   نہایت خوشی دلکو اس آن ہے

[شاہ کا باہر تشریف لیجانا ملکہ کا
مغلانیون کے ساتھہ سمت قدم خاص
قدم بڑہانا۔]

تیسرا ایکٹ - نوان سین

دیوانخانہ گلشن آرا - پردہ نمبر [5]

[گلشن آرا کا خوش خوش آنا۔]

غزل ــ دُہن دیسکار ــ تال چاچر

طرز — "رٹ نام جپ نام." —

گلشن آرا

باجی کو تو مین نے دی ہی بڑی زک — قبل اُمنسے ہوگی میری شادی بیشک
میری خواصین گئی ہین محل مین — لیکر خبر دیکھون پلٹتین وہ کب تک

[سہیلیون کا آنا]

ہولی — دہن کافی - تال چاچر

طرز — "ہو حفاظت ہماری." —

خواصین

سنئے اے شاہزادی — تمہاری تو ہی آج شادی. سنئے
سارے محل مین چرچا ہی ہے — گھر گھر ہوئی یہ منادی.
ملکہ کو اپنی دیتے ہین اب ہم — جا کر مبارکبادی. تمہاری

[خواصون کا جانا عالم آرا کا آنا]

ابیات - تحت اللفظ

عالم آرا

سُن تو او فیلسوف او بدذات — کیا حصول اسمین تہا یہ کیا تھی گھات
تو نے اگر مجھے تو منع کیا — اور آپ اتنا جلد مان لیا
مین تو پہلے ہی تجھسے کہتی تھی — اس مین کیا مصلحت تو سمجھی تھی

گلشن آرا

باجی ناحق نہ مجھسے ہو بیزار — مین نے کب کس گھڑی کیا اقرار
کس نے کی مجھپہ یہ تہمت اتنی بڑی — آپ کی جان کی قسم باجی
بات کیا منہ سے بھی جو بولی ہون — تو الٰہی کرے جوان مرد ان
ستیاناس جائے اُن سب کا — ذات سے جن کی اشتعاہ اُٹھا
تم سنو تو یہ ماجرا مجھ سے — بس جلیسون نے کی دغا مجھ سے

سب نے آپس مین مشورہ کر کے
پہلے تو آکے یہ کہنا مجھسے

کچھ جواب آپ انہین نہ دیجئےگا
اونچی آنکھین تلک نہ کیجئےگا

شرم کی بات ہے حیا کا مقام
لڑکیون نے کہین کہی ہین کلام

ہم سب اے مہروش سمجھ لینگے
سوچ کر کچھ جواب دیدینگے

جب کہ ہنگام گفتگو آیا
تذکرہ میرے روبرو آیا

کچھ عجب کر کے حجت آپس مین
کی مبارک سلامت آپس مین

مجھسے اوسدم سوا خاموشی
اور تدبیر کوئی بن نہ پڑی

بلکہ حضرت تلک سے اے گلفام
میری جانب سے دیدیا یہ پیام

سخت اوس وقت سی ہوئی مین حیران
کہ پڑی کس غضب مین میری جان

ایک تو آپ سے ہوئی ذلت
دوسرے تھی حسن امر سے نفرت

وہی قسمت سے سامنے آیا
یہ بڑے بول کا مزہ پایا

مین تمہین تو بلایا چاہتی تھی
بلکہ وان خود ہی آیا چاہتی تھی

کہ خدا کے لئے ترس کہاؤ
کوئی تدبیر اوس کی بتلاؤ

لیکن اتنا جتائے رکھتی ہون
مین ابھی سے سنائے رکھتی ہون

تمکو مجھسے اگر چھڑائین گے
کہے وہی ہون زک اوٹھائین گے

منہ سے تو اپنے کچھ نہ بولونگی
پر مین کچھ کھا کے جان دیدونگی

عالم آرا

اری احمق مین تجھسے بنتی تھی
یہ تو پہلے ہی میری مرضی تھی

مگر اسدم کچھ اے بت گلفام
یہ خدا ساز ہو گیا سامان

گلشن آرا

تو انہین کی سی تم بھی کہنے لگین
ہائے مجھ پر ذرا بھی رحم نہین

جیسی مرضی خدا کی خیر ہوا
جو کہ مقسوم مین بدا تھا ہوا

دیکھ لی اپنون کی محبت آج
کھل گئی آپ کی بھی الفت آج

[گلشن آرا کا آبدیدہ ہو کر خاموش ہو جانا
عالم آرا کا اُسکو گلے سے لپٹا کر سمجھانا ۔]

عالم آرا

گلشن آرا تجھے ہوا کیا ہے — لڑکی کچھ خبط ہے کہ سودا ہے
جو کہ دنیا میں بیاہی جاتے ہیں — اُنکو ماں بہنوں سی چھڑاتے ہیں
لے اسی میں تری خوشی ہو اگر — تو میں کرتی ہوں عہد اے گل تر
ٹے نہ کیوں کی تا کہ یہ حجت — تجھکو ہونے نہ دونگی میں رخصت

گلشن آرا [ہنسکر]

آپ کی اب خدا کرے باجی — جلد جان جہاں سے ہو شادی

عالم آرا [آہ سرد بھر کر]

ایسی میری بھلا کہاں قسمت — ہے خدا میں مگر بڑی قدرت
وہ جو چاہے تو کچھ نہیں دشوار — شہ کا معتوب گو کہ ہے وہ نگار

[ایک مغلانی کا آنا ۔]

مغلانی

دونوں شہزادیو چلو دل شاد — ملکہ نے کیا ہے تم کو یاد

[سب کا جانا ۔]

تیسرا ایکٹ ۔ دسواں سین

دربار حسن آباد ۔ پردہ نمبر [۱۱]

[جان جہان کے سر پر سہرا بندھا ہوا سلیمان بخت کے

پہلو مین رونق افروز ہو دربار یونکا اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے نظر آنا رامشگرون کا سہرا گانا ۔]

سہرا ۔ دہن بہیروین ۔ تال وادرا

طرز ۔۔ ،، شادی جلوۂ گلفام مبارک ہووے ۔۔ ،،

رامشگران

واہ کس حسن سے دولہا کے بندھا سر سہرا
پرتوِ رخ سے ہے پر نور سراسر سہرا

سحر و شام یہ نوشاہ کے ہے حق مین دعا
یمن مین تاجِ شہی سے ہو فزون تر سہرا

اہل محفل کا نہ کسطرح معطر ہو دماغ
آج ہے ہمسر گیسوئے معنبر سہرا

سہرے کے پھولون مین ہے نگہتِ گلہائے بہشت
حورین لائی ہین بنا کر یہ مقرر سہرا

میرے اللہ مبارک ہو یہ شادی کی گھڑی
حق مین نوشاہ کے تو فالِ طرب کر سہرا

میرے نوشاہ کی سج دھج ہے نرالی سب سے
سرو سا قد ہی تو ہے قد کے برابر سہرا

ہے نئی بندش و مضمون کا یہ سہرا ذاکر
کیا کہیگا کوئی اس سہرے سے بڑھکر سہرا

[وکیل گلشن آرا کا معہ شاہدون کے پیش قاضی آنا اور تسلیمات بجا لانا ۔]

ابیات ۔ تحت اللفظ

وکیل

لیجئے اے قاضیٔ شرعِ متین میرا سلام
ہین کار خیر مین ہون گلشن آرا کا وکیل

قاضی

کیجئے مجھپر عیان ہین کون آپ اے نیکنام
اس وکالت کی صداقت پر ہے کیا تیری دلیل

وکیل

ہین یہ دو شاہد مرے ہمراہ جو دستور ہے

شاہد

ہان وکالت انکی گلشن کو بدل منظور ہے

وکیل

عقد ہو جان جہان سے گلشن آرا کا جناب

قاضی

کیجئے اے صاحب عیان کچھ مہر کا بھی تو حساب

وکیل

قاضی

مہر ہے دینار شرعی بیس لاکھ اے نامدار
کیجئے کچھ کم۔ نہ ہوگا اک درم کم زینہار

قاضی (جان جہان سے)

شاہ

قاضی

تمکو بھی اس مہر پر یہ شاہزادی ہے قبول
سر ہلاتے ہین کہ ہان۔ بس ہو گیا مطلب حصول

قاضی

شاہ

عقد یہ یارب مبارک ہو ہمارے شاہ کو
شہر مین اسکی منادی کر دو اب خوب ہو

[شادیانے کی آواز آنا رامشگرون کا مبارکباد گانا۔]

مبارکباد۔ دھن بھیروین۔ تال پشتو

طرز — امر سے وہ لگے ہین دو خواہان اسے دون یا اُسے دیدون۔۔

رامشگر

دُلہن دولہا کو یا اللہ یہ شادی مبارک ہو
ہمارے شاہ کو بھی عقد شہزادی مبارک ہو

ہمیشہ عیش و عشرت مین رہین دولہا دُلہن یارب
سدا آلام و غم سے اُنکو آزادی مبارک ہو

پھرے ہو وادیٔ غربت مین تم آوارہ اک مدت
تمہین جان جہان اب خانہ آبادی مبارک ہو

فزون ملک و خزانہ ہو رہی فوج و رعایا خوش
شہا جان جہان کی تمکو دامادی مبارک ہو

سکھائے سبکو تو نیکی تماشون کے وسیلے سے
تجھے حافظ ہمیشہ ایسی اُستادی مبارک ہو

[تیسرے ایکٹ اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا۔]

چوتھا ایکٹ۔ پہلا سین

خوابگاہ عالم آرا۔ پردہ نمبر ۱۹

[عالم آرا کا شاکی جان جہان ششدر و حیران ہو در بار آنا۔]

ترانہ — دہن بھیروین - تال چاچر

طرز — "تنہ دیم تنہ دیم تنہ درنا ..."

عالم آرا

ہاے جان جہان کو یہ کیا ہو گیا
لیکے دل میرا وہ غیر کا ہو گیا
مینے تو کی نہین کوئی ابتک خطا
مجہ سے کس بات وہ خفا ہو گیا
بہرتا تھا میرے ہی عشق کا وہ تو دم
گلشن آرا پہ کیون مبتلا ہو گیا
میری ہمشیر سے اُسنے تو شادی کی
مجہ سے عقد اُسکا اب ناروا ہو گیا
یار دشمن کا اپنا مسیحا ہوا
ابتو میرا مرض لادوا ہو گیا

[سوسن ملن کا پیام جان جہان لیکر آنا۔]

ابیات - تحت اللفظ

سوسن

تم کو اے شاہزادی گلفام
بہیجا جان جہان نے ہے یہ پیام
کہ مرا اسمین کچہ نہین ہے قصور
خوب تحقیق اسکو کرلین حضور
مجھ سے ان لوگون نے فریب کیا
دہوکے سے مجھے تمہارا دیا
پہلے ثابت مری خطا کیجے
پہر بلا کر مجھے سزا دیجے

عالم آرا [عتاب جتا کر]

دے جواب اُسکو یہ کہ او ظالم
تجھکو ایسا نہ جانتے تھے ہم
خوب پاس وفا کیا تو نے
حق الفت ادا کیا تو نے
اب یہ پیغام کسکو بھیجا ہے
مجھ سے صاحب کو واسطہ کیا ہے
بے چھری تو نے کیا ہی حلال
اور پہر مجہ سے ہے اُمید وصال
اف رے عیار اف رے خود مطلب
یاد کیا کیا لگاوٹونکے ہین ڈہب
دل مین شرما کچھ اپنے اے ظالم
داغ پر داغ تو نہ دے ظالم
ہو چکی ہوئی تھی جو رسوائی
بندی ایسی نہین ہے سودائی

کہ جو کچھ دام مین ترے آ ئے — اپنی چھاتی پہ کودون دلوا لے

سوسن

[دلربا سے]

دلربا تم کو بھی دیا ہے پیام — کہ ذرا لو مری خبر گلفام

ایک آفت مین پھنس گیا ہون مین — مجرم بخبطا ہوا ہون مین

مجھ سے لوگون نے کی ہے عیاری — آپ کیجے مری طرفداری

مین مسافر ہون خانہ ویران ہون — بے خطا ہون تمہارا مہمان ہون

ایک دم کے لیے یہان تک آؤ — دو دو باتین کھڑے کھڑے سن جاؤ

دلربا وزیرزادی

[خود بخود]

تھا جن امرونکا ہمکو وہم و گمان — اُسکے تو برخلاف ہے یہ بیان

شاید اُس سے کسی نے پیچ کیا — نا سمجھ جانکر فریب دیا

بے مرے جا اُسکے پاس دلا — یہ معمہ کبھی نہ حل ہوگا

ہو رہے ہین یہ عشق مین اندھے — کہین ایسا نہ ہو کہ بے سمجھے

دونون اس غم مین رائیگان ہوجائیں — فائدہ کیا جو بعد ہم پچھتائین

[عالم آرا سے]

تم ذرا ہو تو آنے دو مجھ کو — جھونپڑے کو گھر تلک تو پہونچا دو

زلف سان پیچ ہی حضور اسمین — کچھ نہ کچھ بھید ہے ضرور اسمین

سُن تو آؤن یہ ماجرا کیا ہے — مجھکو بھی کچھ کچھ اسمین شک سا ہی

سو طرح کا خیال ہوتا ہے — صاف جال اس بیان سے پیدا ہی

عالم آرا

تم ہو جانے نہ جانے کی مختار — مجھکو اب اُنسے کچھ نہین سروکار

[دلربا کا جانا]

چوتھا ایکٹ - دوسرا سین

خلوتخانۂ خان جہان - پردہ نمبر [۳]

[جان جہان کا شاکی نظر آنا.]

غزل - دُہن زلہ پیلو - تال قوالی

طرز - "نہ جز آئینے کے ثانی ترا کوئی نظر آیا." - "

جان جہان

ارے اے چرخ ظالم کیا غضب مجھپر یہ ڈھایا ہے
کہ شادی مین غمی کا منہ مجھے تونے دکھایا ہے

سمجھتا تھا کہ شادی ہوگی میری عالم آرا سے
مگر تو نے ستمگر گلشن آرا سے پھنسایا ہے

مجھے مکار و پرفن سمجھا ہوگا عالم آرا نے
وہ کیا جانے کہ دمبازونکے دم سے دہوکا کھایا ہے

کرونگا ہاے اب کس منہ سے دعوی اُسکی الفت کا
مجھے شرمندہ دلبر سے مقدر نے بنایا ہے

صفائی ہوگی اُس آئینہ رو سے اب مری کیونکر
یہی تشویش مجھکو تو پڑی ہر دم خدایا ہے

الٰہی کیا ہوا پیغامبر کو جو نہ وہ پلٹا
جواب ابتک نہین پیغام کا کچھ میرے آیا ہے

[دلربا وزیرزادی کا بھیس بدلے ہوے آنا.]

ابیات - تحت اللفظ

دلربا

واہ واہ واہ آفرین ہے میان
باوفا تمسا کب کہین ہے میان

خوب معشوق سے سلوک کیا
اچھا قابو مین لاکے داغ دیا

قول تمنے یہی دیے تھے حضور
عہد و پیما یہی سے کیے تھے حضور

کیا بھروسہ کرے کسیکا کوئی
خاک لے نام دوستی کا کوئی

یہ بھی سوچے نہ اپنے دلمین حضور
کیا کہیگی جو یہ سنے گی وہ حور

جان جہان

واقعی سچ ہی فی الحقیقت ہے
کیا کہوں جو مجھے ندامت ہی

مگر اس امر کا خدا ہے گواہ
کہ مرا کچھ نہیں ہی اس مین گناہ

ان فریبون سے مین نہ تھا آگاہ
دم مین بس مجھکو لے لیا ای ماہ

مین تو سمجھا تھا دلربا کچھ اور
پر مقدر سے ہو گیا کچھ اور

مین یہ کیا جانتا تھا اے گلِ تر
کہ دغا دیگا چرخ بد اختر

مجھ حزین پر تو اے قمر سیما
عقد کے وقت یہ کھلا عقدہ

تو ہی بتلا کہ پھر مین کیا کرتا
نام بدنام یار کا کرتا

تو یہ تحقیق کر لے اے گلِ تر
پوچھ لے سب سی قسمین دیدیکر

اُسکی صورت سی بھی نہین آگاہ
مین ہون اور غمکدہ مرا اے ماہ

میرے آگے تو اک بلا ہے وہ
ملک الموت سے سوا ہے وہ

تجھکو تکلیف دی ہے اس خاطر
مجھ سے یان اور کون ہے ماہر

اک غریب الوطن مسافر ہون
رسم سے کم یہان کی ماہر ہون

محض بیجرم و بے خطا ہون مین
دم مین لوگون کے آگیا ہون مین

اتنا احسان کر ترس کھا کر
کہدے اُس ماہ سی یہ سمجھا کر

بدگمان ہو جیے نہ بے تحقیق
پہلے کر لیجیے اسے تحقیق

ورنہ اب یان سی مین نہ نکلون گا
اس ندامت مین جان دیدونگا

دلربا

خیر گھبراؤ نا سمجھ لین گے
ہم صفائی تمہاری کردین گے

بات سب سمجھی اب مین جاتی ہون
بنتا ہے تو ابھی بلاتی ہون

[دلربا کا جانا اوسکے پیچھے پیچھے جان جہان کا بھی قدم اُٹھانا۔]

چوتھا ایکٹ ۔ تیسرا سین

خوابگاہ عالم آرا ۔ پردہ نمبر (۹)

[عالم آرا کا متاسف نظر آنا۔]

غزل ۔ دھن زلہ غارا ۔ تال پشتو

طرز ۔ ”باغبان نہ مجھکو چھیڑ اتو دام سے صیاد کے ۔ “

عالم آرا شاہزادی

ہائے مین کیا جاہتی تھی اور یہ کیا ہوگیا
پڑ گئے پتھر سمجھ پر آہ دھوکا ہوگیا

دم سدا بھرتا تھا میرے عشق کا جان جہان
گلشن آرا پر وہ اب ہی وہ شیدا ہوگیا

وصل سے جان جہان کے آہ مایوسی ہوئی
ابتو اُس سے چھوٹے بہنوئی کا رشتا ہوگیا

یار کا شکوہ کرون مین یا گلا ہمشیر کا
بیوفا صد حیف اب سارا زمانا ہوگیا

کامیابی کی توقع پر ہوا ناکامی نصیب
آہ اب میرا مقدر ایسا اُلٹا ہوگیا

[دلربا کا آنا۔]

ابیات ۔ تحت اللفظ

دلربا وزیرزادی

لیجیے مین سارا حال سُن آئی
خوب دریافت بات کر آئی

ناحق اُس سے تھے بدگمان ہم سب
بات کا ہے پتا وہی مطلب

اُسکی جانب سے کھاتی ہون مین قسم
کچھ جو اس حال سے ہو وہ مجرم

آگیا لوگون کے وہ فقرے مین
پھنس گیا ہی تمھارے دھوکے مین

بیاہ کر جب سے آگیا ہی حضور
وہ خبر بھی نہین ہوا ہے حضور

آپ ہی اور کنج تنہائی
اپنی آنکھون سے جا کے دیکھ آئی

پاؤن پڑتا ہے عذر کرتا ہے — آج ثابت ہوا کہ مرتا ہے
تم کو لازم نہین یہ اے گل تر — کہ خفا بے خطا ہو تم اس پر
مین نے دریافت کر لیا سب حال — آپکی بہنا جان کی ہے یہ چال
ہم نہ کہتے تھے کیون کرب سے چھپاؤ — اور لیجا کے تم اُسے دکھلاؤ
پھر بھلا اس مین اُسکی کیا تقصیر — جعل کیا جانتا تھا وہ دلگیر
شاہزادے کا کچھ قصور نہین — خیر اس فند سے وہ حور نہین
سب یہ فطرت ہے گلشن آرا کی — عبث اُس حور کے ہین ہم شاکی

عالم آرا شاہزادی

ہم نے مانا کہ جعل اُسی کا تھا — مگر ایسا یہ شخص ننھا تھا
تم نہین اس کی گھات جانتی ہو — فیل ہین یہ مرے ستانے کو
مین تو سارا سمجھتی ہون مطلب — دلمین اُس کے ارادہ ہی یہ اب
کہ مزا ایک سے تو لوٹ چکے — دوسری کا بھی ذایقہ چکھئے
سو یہ ابہی بخبر اے خود بین — یان کوئی ایسا بیوقوف نہین
کہ جو دانستہ رنج اُٹھائے گا — خنجر رشک دلپہ کھائے گا
صاف کہنا کہ خشکہ کھاؤ میان — اب کسی کی گلیگی دال نہ یان
تمہین بولو یہ جھوٹ صاحب ہے — لو بھلا اب مجھے مناسب ہے

دلربا وزیرزادی

کیسی ظالم ہو تم بوا واللہ — کتنی بیرحم ہو معاذ اللہ
ڈر گئی آج تم سے اے بی بی مین — تمکو ایسا نہ جانتی تھی مین
دیکھو سمجھاتے ہین کہا مانو — دوست دشمن مین فرق کچھ جانو
ظلم کرنا زبون ہوتا ہے — ایک مومن کا خون ہوتا ہے
عاشقون پر کرم بھی کرتے ہین — جرم کچھ ہو تو درگذر کرتے ہین
وہ تو ہے محض بیخطا اے حور — کوئی ثابت نہین ہے اُسپہ قصور

عالم آرا شاہزادی

دلربا تم کچھ اپنے ہوش مین ہو
خیر ہے کچھ سمجھ کے بات کرو

طرفہ الزام سنئے اور چپ خموش
میرے دشمن ہین لوگو عاشق گوش

مین تو حیران ہون صاحبو تم کون
کیا طرح ہی یہ سمجھین چلو تم کون

اچھا کرتے ہین خوب کرتے ہین
کس لیئے لوگ ہمپہ مرتے ہین

کوئی جیسا کریگا پائے گا
جان دیگا جو دل لگائے گا

مجھسے ہوئیگی کیون محبت اُسے
گلشن آرا ہی ہوگی الفت اُسے

دلربا وزیرزادی

اے بی بی اللہ چوچلے نہ کرو
نہ مرے ہاتھ سے فضیحت ہو

لو خدا کے لیئے اجازت دو
یا تمھین خود اُسے بُلا بھیجو

عاشقون پر تو جبر زیب نہین
عشق ہی عشق یہ فریب نہین

عالم آرا شاہزادی

مینے کس دن کیا تھا اُن پہ جبر
جھوٹھے کی جان پر خدا کا قہر

دلربا وزیرزادی

مجھسے کیون ٹیڑہی ہوتی ہو ہر بار
مانو چاہو نہ مانو ہو مختار

اتنی ڈرتی تھی مین ندامت سے
وعدہ کر آئی تھی حماقت سے

ورنہ مجھکو غرض بلا سے مرمی
فقط اک اپنی بات کی پچ تھی

پہلے ہی جانتی جو مین کمبخت
ایسا کر لو گی اپنے دل کو کرخت

تو مین کیون اتنی ڈینگ کی لیتی
کچھ نہ کچھ تو بہانہ کر دیتی

مگر اتنا تو مین کہون گی ضرور
اسمین گو بیمزہ ہو تم اے حور

کس قدر تم بھی شیخی خورہی ہو
کتنی سفلی ہو کیا بچھوری ہو

یا تو وہ دلو لے تھے الفت کے
یا یہ ہین اب کلام نفرت کے

عالم آرا شاہزادی

خیر تو ہے تمھین ہوا کیا ہے / کیا بلا دشمنون کو سودا ہے
تم اتالیق ہو مری کیا خوب / آخر اس سے تمھین ہی کیا مطلب
کچھ غرض کون ہے مجھے جہت مطلب / واسطہ وجہ موجب اسکا سبب
تمھو دیوانی ہو گئی ہو آج / اے بی اس خبط کا نہین ہی علاج
گھر مین مین غیر مردوون کو بلادن / ساری دنیا پر آشنائی جتاؤن
تمکو تو کچھ ہو نہین گیا ہے وقوف / دوستی گر اسی پہ ہے موقوف
تو بوا خوش رہو مین باز آئی / نہ اٹھیگی یہ مجھ سے رسوائی
یہ نیا روٹھنا ہے لو لوگو / خوش یہ جب ہون جو کوئی رہو ہو
دنگ ہو مین سبب نہین کھلتا / نہین معلوم اسمین بھید ہی کیا
آپ کیون پھر پھڑ پھڑائی جاتی ہین / کس لئے اتنا رحم کھاتی ہین
کچھ نہ کچھ تو ہے دال مین کالا / شاید اپنا بھی ڈول کچھ ڈالا
جب ہی در پردہ یہ حمایت ہے / جب ہی مجھ پر بھی یہ عنایت ہی

دلربا وزیرزادی

ایسی بیہدہ دل لگی نہ کرو / گالیان دے لو یہ ہنسی نہ کرو
پھسلی پڑتی نہین ہر ایک پہ مین / اور ہی لوگ اس مزاج کے ہین
کوئی بد بات ہے خدا ترسی / نیکی کر کے غضب مین پڑ گئی
سعی کر کے قصور وار ہوئی / رحم کھا کر گناہگار ہوئی

عالم آرا شاہزادی

ہاپ دلمین نہین تمھارے جو / پھر یہ بیوجہ جھینپتی کیون ہو
لو تو میرا گمان بیجا ہے / سعی بے وجہ کوئی کرتا ہے
سو بخیر اس سی بات ہی اطمینان / دلمین لوگون کے کچھ عبث ہی گمان
وہ کسی کو نہین قبولے گا / زندگی بھر ہمین نہ بھولے گا

دلربا وزیرزادی

بس زیادہ نہ آپ کچھ فرمائین — اب حضور اتنا تو ہمین نہ بنائین
کسلیئے ہم ہین نوکر سرکار — آپ ہین جان و مال کی مختار
یونہی ہم بھی اگر حضور ستائین — آپ ایسا نہ ہو کہ جھلّا جائین
کہین گستاخی اپنی بار نہو — طبع عالی کو ناگوار نہ ہو
آپ چھپٹ آنکھہ تو ملاے کوئی — انہین سے سامنے تو آئے کوئی
دیکھیئے مین بھی کیا بناتی ہون — آپکا تو نمک مین کھاتی ہون

[ہم سنون سے ۔]

تم ذرا منصفی کرو لوگو — چھیڑ سکتی ہون مین بھلا انکو
چپ بھی رہنے پہ تو نہین کل ہے — لوبی لوگون کو یہ نئی جہل ہے

نورجان خواص [ہنسکر ۔]

ہان بُوا سچ ہے پر تمہین کیا کام — تم پرائے لیئے ہو کیون بدنام
اے بی تم طعنے دینے والی کون — اے بی تم پشتے لینے والی کون
اک ذرا دل مین اپنے سوچو تو — تم جو اسدرجہ پیچ کسکی کرو
آدمی کو خیال ہو کہ نہ ہو — تمہین بولو ملال ہو کہ نہ ہو
تم بھلا مانو یا برا مانو — دوست سمجھو و یا عدو جانو
ہم کہین گے بُوا خدا لگتی — ہمکو ائی نہین ہے ہٹ دہرمی
کوئی کرتا ہے اتنی غمخواری — بے سبب یہ نہین طرفداری

[دلربا کا کھسیانی ہو جانا عالم آرا کا
اُسکو منانا ۔]

عالم آرا شاہزادی

چھیڑتی تھی فقط تجھے واللہ — بدگمان تجھسے ہونگی مین ای ماہ
رنج کرتی ہے بات بات مین آج — چڑچڑا کتنا ہو گیا ہے مزاج

دلربا وزیرزادی

ایسی تو مین نہین ہون دیوانی | جو ہنسی ٹھٹھے مین ہون کھسیانی
ہان مگر اسپہ تپش آتا ہے | دل مرا پیچ و تاب کھاتا ہے
کہ وہ بسمل تڑپ رہا ہوگا | حال کیا جانے اُسکا کیا ہوگا
تمکو اُسکی ذرا نہین پروا | دنگ ہون مین یہ عشق کیسا تھا
شامت اُسکی جو تمکو پیار کرے | جسکی موت آئی ہو وہ تمپہ مرے

عالم آرا شاہزادی

تو یہ تم بھی ہو کتنی بد خصلت | کیا تمہاری بھی ہے بری عادت
بس چلین تو چلین ہوا کی طرح | پیچھے پڑ جاتی ہو بلا کی طرح
خیر اچھا تمہاری خاطر ہے | پر مرا حال تمپہ ظاہر ہے
یان نہین مجھکو زیبا غرض | ہو اگر تمکو لاکھ بار غرض
اپنے تم نام سے اُسے لانا | میرا ثابت نہ کچھ ہو بلوانا

[دلربا کا ایک خواص سے کہنا ۔]

دلربا وزیرزادی

تو ابھی جا کے اے بتِ خودکام | جلد جان جہان کو دے یہ پیام
یان تمہارے بلانیکی کوئی گھات | بن نہین پڑتی اسدم اے خوش ذات
راہ کوئی نہین نکال کے آؤ | بن پڑے تو کمند ڈال کے آؤ

[خواص کا جانا عالم آرا کا
بیوفائی زمانہ جتانا ۔]

غزل — دہن ٹوڑی جونپوری — تال چاچر

طرز ۔ ،، نہین عشق سے بڑھ کے آزار کوئی ،،

عالم آرا شاہزادی

کہین بھی نہین ہے وفادار کوئی | کسی کو کرے نوج اب پیار کوئی
زمانہ مین ہے آشنائی غرض کی | جہان مین کسی کا نہین یار کوئی

دغا پر جو کی مجھ سے جانِ جہان نے
دلا ہی ضرور اسمین اسرار کوئی
دیا ہائے جُل گلشن آرا نے مجھکو
بہن ہوگی ایسی نہ عیار کوئی
بہن بھائی مان باپ یا بیٹی بیٹا
نہین اپنا دنیا مین غمخوار کوئی
ہوئی بیوفائی سے دنیا کی عاری
گلا کاٹون پاؤن جو تلوار کوئی

[نورجان خواص کا جان جہان کو بام پر دیکھکر عالم آرا کو جتانا ۔]

ابیات ۔ تحت اللفظ

نورجان خواص

اے لو وہ غیرت قمر آیا
فلکِ بام پر نظر آیا

عالم آرا شاہزادی

جو تی جانے مری مجھے کیا کام
جسنے بلوایا ہو اُسے دے پیام

[دلربا سے ۔]

اے بی تمنے کسے بُلایا ہے
جاؤ دیکھو وہ شخص آیا ہے

[دلربا کا چھپٹ کر جانا عالم آرا کا بظاہر نورجان کو سنانا ۔]

دلربا ہو گئی ہے سودائی
کیا مری کر رہی ہے رسوائی
اُسنے تو کر دیا ہے ناک مین دم
سخت عاجز ہین اُسکے ہاتھ سے ہم
وہ مری آبرو کے ہے درپے
لے بھلا یہ بھی کوئی موقع ہے
جس کو چاہا بُلا لیا بے ڈر
کچھ کسی کا نہ خوف ہے نہ خطر

[دلربا کا جان جہان کو لا کر خاص کمرے مین بٹھانا اور عالم آرا کے پاس آنا ۔]

دلربا وزیرزادی

ہمکو کفنائے اے پری رخسار
اگر اسوقت کچھ کرے تکرار

تو کبس اٹھو ہمارے سر کی قسم
چل کے بیٹھو وہاں ذرا کوئی دم
غمزے کرتا نہیں کوئی ہر وقت
جو جی چاہے کیجیو بر وقت

[عالم آرا کا ناز و غمزے سے مسکراتی ہوئی دلربا کے ساتھ جانا]

عالم آرا شاہزادی

بھئی ہمکو تو شرم آئے گی
ہم سے تو بات کی نہ جائے گی

[دلربا کا عالم آرا کو جان جہان کے پاس بٹھانا جان جہان کا دونوں ہاتھ رومال سے باندہے ہوئے سر نیچا کئے آنسو بہانا]

دلربا وزیرزادی [عالم آرا سے]

تو اب ان کی خطا معاف کرو
دل کو ان کی طرف سے صاف کرو
کب سے باندہے ہو ہاتھ یہ رنجور
میری خاطر سے کھول دیجے حضور
سامنے سب کے آپ اگر شرمائیں
کیا قباحت ہے لوگ ہٹ ہٹ جائیں
صاف کہدو جو کچھ توقف ہو
ہم بھی اٹھ جائیں گر تکلف ہو

عالم آرا شاہزادی [اشارے سے]

دیکھ پھر تو نے کی وہی تکرار
کیوں یہی مجھ سے تجھ سے تھا اقرار

[دلربا کا خواصوں کو اشارے سے ٹال دینا اور خود بھی باہر آکر پردہ ڈال دینا جان جہان کا عالم آرا کے پاؤں پر گر پڑنا اور اسکی ایڑیوں سے ناک رگڑنا]

ٹھمری - دھن بہاگ - تال قوالی

طرز — ،، ارے کیوں کھڑی فکر میں ہوائے بانو رسہ،،

جان جہان شہزادہ

اجی میری اللہ بخشو خطا تم رہو اب نہ مجھ سے خفا تم ۔ ـــــ اللہ ۔
گمان کچھ اگر ہو مری طرف سے تو لیلو قسم برملا تم ۔ ـــــ رہو ۔

عالم آرا شاہزادی

مت گنہگار مجھکو بناؤ مرے پاؤن سے سر اٹھاؤ ۔ ـــــ گنہگار ۔
بڑی ہونگی تنہا بی بی تمہاری کہین ہون نہ آزردہ جاؤ ۔ ـــــ مرے ۔

غزلیات ۔ دہن پیلو ۔ تال چاچر

طرز ۔۔ "بھلا دل سے جانباز بس پیارا اب تو ۔۔"

جان جہان شاہزادہ

ترا مین تو ہون عاشق زار جانی مجھے اُس سے ہے کیا سروکار جانی
خیال اُسکا جو میرے و لمین ذرا ہو تو کر دی خدا مجھکو فی النار جانی
ملے ماہ رخ تجھسا محبوب جبکو نہ پریونکو بھی وہ کرے پیار جانی
ترا ہو کے عاشق اُسی چاہونگا کیا نہ حورون کو بھی چاہون زنہار جانی

عالم آرا شاہزادی

اُنہین کے بنو عاشق زار صاحب اُنہین کو کرو جا کے اب پیار صاحب
وہ بی بی تمہاری تم اُنکے میان ہو نہین اُنسے کیونکر سروکار صاحب
کرو عقد اُنسے بنو میرے عاشق نہو گا کوئی تمسا عیار صاحب

غزلیات ۔ دہن کالنگڑا ۔ تال دادرا

طرز ۔۔ "مہان کو اٹھاتے ہین بھلا یون کہین گھر سے ۔۔"

جان جہان شاہزادہ

منظور نہین مینے کیا اُسکو رضا سے دمبازون نے پہانسا ہی مجھے مکر و دغا سے
برگشتہ ہوا ایسا مقدر مرا افسوس عیسی کی جگہ کام پڑا مجھکو قضا سے
صورت سے بھی اُسکی نہین واقف ہوا اب تک وہ تو مری دانست مین بدتر ہے بلا سے
آجان جہانکا عالم آرا کے پانون دبا نا اُسکا

شرم سے پاؤن کو ہٹانا۔]

عاشق ہون تمھارا نہین کچھ غرض سے مطلب
پاؤن کو دبانے دو و ہٹاؤ نہ حیا سے

عالم آرا شاہزادی

لائے ہو جنھین بیاہ کے عشق انکو جتاؤ
پہلو مین سلایا جنھین پا انکے دباؤ
دمبازی نہین چلنے کی اب ایک تمھاری
گو لاکھ سخن سازی سے تم باتین بناؤ
اب میر اتمھارا تو ہوا اور ہی رشتہ
کچھ دہیان بھی گستاخی کا تم دلمین نلاؤ

[جان جہان کا لپٹنے کے لیے ہاتھ بڑہانا
عالم آرا کا اُس کے ہاتھ کو جھٹک کر
ناراضگی جتانا۔]

اس دست درازی سے بہت ہی مجھے نفرت
بس ہاتھ مرے جسم کو ہرگز نہ لگاؤ
وہ دیکھ رہی ہونگی اجی راہ تمھاری
آزردہ نہ ہو جائین کہین خوف ہی جاؤ

ابیات - تحت اللفظ

دلربا [پردہ کے پیچھے سے۔]

لوگو کہدو تو ہم بھی اندر آئین
ہرج کچھ ہو تو کیا ضرور ہی جائین

عالم آرا شاہزادی

[جان جہان سے]

لو سنو اب تو دل ہوا ٹھنڈا
خوب تم نے مجھے کیا رسوا

[دلربا سے]

اے لو کیا خوب طرفہ غمزہ ہے
کیون نہین آتی ہو یہان کیا ہے
جو کہ ہوتا ہے اندہا ساون کا
سوجھتا ہے اسے ہرا ہی ہرا

[دلربا کا اندر آنا اور جان جہان کو
اپنا احسان جتانا۔]

دلربا وزیر زادی

میں نے صاحب کیا ہی آج وہ کام ‏ ‏ سوچئے تو ہوں قابل انعام
آخر اسوقت کام آئے ہمیں ‏ ‏ یاں تلک تمکو دیکھولائے ہمیں
سب گوارا کیا تمہارے لئے ‏ ‏ دلپہ صدمہ لیا تمہارے لئے
لاکھوں باتیں اٹھائیں لوگونکی ‏ ‏ گالیاں تک تو کھائیں لوگونکی
شاہزادی ہمارے سر کی قسم ‏ ‏ کیسے آج انکے کام آئے ہم

عالم آرا شاہزادی

ہان یہ سب سچ تو کہتی ہے ای ماہ ‏ ‏ پاس تیرا ہی تھا مجھے واللہ
ورنہ یہ یاں پھٹکنے بھی پاتے ‏ ‏ ہم انہیں اس طرحسے ہاتھ آتے

جان جہان [دلربا سے۔]

جو کہا تو نے فی الحقیقت ہے ‏ ‏ واقعی تیری ہی عنایت ہے
مرچکا تھا میں ہجر کے غم سے ‏ ‏ زندگی ہوگئی ترے دم سے

دلربا وزیرزادی

آپ بس مجھکو کیجئے نہ خفیف ‏ ‏ ہیں یہی حور قابلِ تعریف
یہ انہیں کی فقط عنایت ہے ‏ ‏ آپکا پایہ جذب الفت ہے
انکو ملنا نہ ہوتا جو منظور ‏ ‏ میں بلا سکتی یہ بھی تھا مقدور
جان کر کشتۂ فراق تمہیں ‏ ‏ دیکھکر محو اشتیاق تمہیں
فرطِ الفت سے مہربانی کی ‏ ‏ پُوچھو تو حد کی قدردانی کی
تم نے تو کی تھی وہ بُری حرکت ‏ ‏ ہوگئی تھی بدل انہیں نفرت
درمیاں میں نہ میں اگر ہوتی ‏ ‏ تو صفائی نہ عمر بھر ہوتی
لیکن اتنی تھی اسمیں گنجایش ‏ ‏ کہ تمہاری نہ تھی ذرا خواہش
خیر جی وہ تو ذکر جانے دو ‏ ‏ لو تم اب مجھسے یہ تو حال کہو
دل کا ارمان بھی کوئی نکلا ‏ ‏ ہمکو تو بیٹھنے دیا نہ ذرا

جان جہان شاہزادہ ‏ ‏ دلربا وزیرزادی

خوش ہون وہ جن پہ کوہ غم ٹوٹے — کیون بناتا ہے مجھکو چل جھوٹے

دلربا وزیرزادی

سچ بتاؤ ہمارے سر کی قسم — لو الگ ان سے پوچھ لینگے ہم

[دلربا کا قہقہہ مارنا اور عالم آرا کو وصل پر اُبھارنا۔]

دیکھو کیا چاندنی پہ جوبن ہے — جانفزا کیا ہوائے گلشن ہے
آج کیا لطف ہمنشینی سے ہے — روشنی کتنی بھینی بھینی ہے
کیا مسہری کی وضع بھاتی ہے — دیکھکر نیند آئی جاتی ہے
یہ سمان وصل یار چاہتا ہے — دل یہ بے اختیار چاہتا ہے
اِس مسہری پہ کوئی ہو محبوب — ہم بغل اُس سے اُسکا ہو مطلوب
دونون مین الفت آزمائی ہو — صلح ہو گاہ گہہ لڑائی ہو

[جان جہان سے۔]

دیکھئے تو ذرا مری جانب — سُست کیون آپ بیٹھے ہین صاحب
ذکر ہو تم خدا کو یاد کرو — دل مین کچھ اپنے نا اُمید نہ ہو
جذب الفت سے مانگئے امداد — یا عدالت مین کیجئے فریاد

[جان جہان کا دلربا کے آگے ہاتھ جوڑنا۔]

میرے آگے نہ ہاتھ تم جوڑو — درِ دولت پہ جا کے سر پھوڑو

[عالم آرا کا مسکرانا دلربا کا اُسکو پیار کرکے سمجھانا۔]

اے مری پیاری ای مری دلدار — صدقے صدقے ترے نثار نثار
دل شکستہ ہی اسکا جی رکھ لے — میری بات آج اے پری رکھ لے
آج بھی کیا یہ نامراد رہے — کب تلک صدمۂ فراق سہے
جانے دو اب جو کچھ ہوا سو ہوا — پھر نہ ایسی کبھی کرے گا خطا

قسمتون سے یہ شب ہوئی ہی نصیب — مغتنم جانئے وصال حبیب

دل سے رنج و ملال دور کرو — اب اُدھر کا خیال دور کرو

عیش کے آج کیجیے ساماں — خوب دل کے نکالیے ارمان

یار سے گرم کیجیے آغوش — مئے وصلت سے ہو جیے مدہوش

عالم آرا (شرم و ناز سے اٹھلا کر)

بھئی ہمکو نہ چھیڑو دور بھی ہو — کچھ تو دیوانی ہے لو اور سنو

کیا کیا اب دم مین لے رہی ہی مجھ — کیا کیا ترغیب دے رہی ہے مجھے

دیکھ مجھکو عبث ستاتی ہے — کیون بلا مین مجھے پھنساتی ہے

اری گون گانٹھتا ہی یہ بدذات — تو نہین جانتی ہی اسکی گھات

اپنے مطلب کے آشنا ہین یہ لوگ — خود غرض اور بیوفا ہین یہ لوگ

دلربا وزیرزادی

خود غرض بیوفا نہین واللہ — زعم باطل ہی یہ ترا اے ماہ

عالم آرا شاہزادی

دلربا وزیرزادی

پھر تجھے کیا تو کوئی قاضی ہی — ہان مین اب بھی دلمین راضی ہی

دلربا وزیرزادی

شاہزادے سمجھ ہے کچھ بھی تجھے — ارے اب کوئی اپنے منہ سے کہے

دیکھ پچھتائیگا اب او نادان — جا لپٹ جا گلے سے کہنا مان

مردوے کیا کمر کا ڈھیلا ہے — تو بھی واللہ کتنا بیلا ہے

ہمنے تو سارا کر دیا سامان — آگے مختار ہے لے اب تو جان

جان جہان شاہزادہ

کہین صاحب تمھارے گھر بھی ہی — کچھ کسی کا تمھین خطر بھی ہے

تم ہو ساعی مواصلت کے لیے — آئی ہو یا مصاحبت کے لیے

دلربا وزیرزادی

ابھی جاتے ہین اے مہ عالم
لو اچیرن ابھی سے ہو گئے ہم
سچ ہے اب کس مرض کی ہم ہین دوا
ابتو مطلب نکل گیا سارا

عالم آرا شاہزادی

اری نا تو نجا ئیو زنہار
نہین ہو نگی کمال مین بیزار
خبط اسے ہو گیا ہی بکنے دے
بے پیے مست ہی بہکنے دے

دلربا وزیرزادی

اجی ہان اب تو مین نہ جاؤنگی
اس کو اے شعلہ رو جلاؤنگی
بکنے دو ایسے لاکھون بکتی ہین
یہ خیالی پلاؤ پکتے ہین

[کچھہ سوچ کر کھڑی ہو جانا ۰]

میرا جانا ہی ہی صلاح اے حور
مجھکو کھٹکا لگا ہوا ہے حضور

عالم ارا شاہزادی

جلدی کیا ہی اری شتاب ہی کیا
بیٹھ بھی جانا اضطراب ہی کیا

دلربا وزیرزادی

جانے دو مین ابھی تو آتی ہون
اسلئے اور جلد جاتی ہون
دشمن اس فکر مین لگے ہونگے
بہید اک اک سے لے رہی ہونگے

[دلربا کا جانا جان جہان کا ہنس کر
عالم آرا کو سنانا ۰]

جان جہان شاہزادہ

کیون جی اللہ اے پری رخسار
تکو ہم سے ہی اسقدر انکار
ہم تو جان آپ پر نثار کرین
بیرخی آپ اے نگار کرین
آپکے عشق مین تو ہم نے اجی
چھوڑدی ہی عاشق اپنی شعلہ پری

عالم آرا شاہزادی

واہ گو اک نشد دو شد کیا خوب
دوسری اور ہی کوئی محبوب

جان جہان شاہزادہ

تم سوا میری کون ہی محبوب
مجھ کو تو حور بھی نہین مرغوب

[توپ کی آواز کا آنا دونون کا اُداس ہو جانا ۔]

صبح کی توپ چل گئی جانی
اب مرا بیٹھنا ہے نادانی
کل سرِ شام ہی سے آؤنگا
دیر اتنی نہ اب لگاؤن گا

[جان جہان کا قصد رخصت فرمانا عالم آرا کا جان جہان کے دامن کو پاؤن سے دبانا جان جہان کا اُٹھتے اُٹھتے بیٹھ جانا اور عالم آرا کو پیار سے گلے لپٹا کے منانا ۔]

جانی اسوقت مجھکو جانے دو
دن نکل آئیگا ہو آنے دو
تو بھلا جان جان تمہین بولو
میرا جی چاہتا ہے جانے کو
کیا کرون بس نہین مرا اے حور
ہاتھ سے آسمان کے ہون مجبور
مجھسے کچھ بے مزا نہ ہونا تم
دل مین اپنے خفا نہ ہونا تم
جس طرح ہو سکے تم اے گلِ تر
ٹال جاؤ یہ اور چار پہر
میرا آنا جو ہو گیا اظہار
پھر ملاقات ہے بہت دشوار
اتنی صحبت بھی پھر نہ ہوگی نصیب
مفسدی پر لگے ہوئے ہین رقیب
منہ سے لے کہدی مین نثار ترے
رخصت اب تو ہنسی خوشی سی دے

[عالم آرا کا دامن کا چھوڑ دینا اور منہ پھیر لینا ۔]

عالم آرا شاہزادی

خیر مختار ہو خدا حافظ
اچھا رخصت ہو لو خدا حافظ

[جان جہان کا جانا عالم آرا کا پاس سے

اُسکی طرف دیکھکر آنسو بہانا ۔]

چوتھا ایکٹ ۔ چوتھا سین

خلوتخانۂ بالقیس جہان ۔ پردہ نمبر [۲]

[گلشن آرا کا ملکۂ بالقیس جہان سے شکایت جان جہان کرتے ہوئے مع اپنی خواصون کے نظر آنا ۔]

ٹھمری ۔ دُہن بھیروین ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔ ،، موری من ناتی موہنا ۔۔۔۔۔ ،،

گلشن آرا شاہزادی

سنو اے میری والدہ، وہ صنم ایک دم،
صد حیف کبھی سے مرے پاس نہین رہا اے میری والدہ ۔ ۔۔۔۔ سُنو ۔
باجی سے کی ہی اُسنے تو یاری کرتا بسر ہے شب وہین ساری،
ہائے ہوئی اب میری تو خواری کبتک یہ سہا کرون دکھ مین بہلا ۔ ۔۔۔۔ اے ۔

ابیات ۔ تحت اللفظ

ملکۂ بالقیس جہان [اُف افسوس ملکر ۔]

ہی ہی افسوس چھوٹا بہنوئی نہ کہو میرے سامنے کوئی
ارے وہ نانصیب غارت ہو اُس نے یہ کیا ستم کیا لوگو
سارے کنبے کی ناک کٹوائی اُس گھڑی اُسے نہ موت آئی
اب مین اپنون مین منہ دکھاونگی کیا کیسا اُسنے مجھے کیا رسوا
ہاے اب کون اسے قبولے گا زندگی بھر یہ داغ بھولے گا

کاش ہوتی مین اس سے بے فرزند | ہو الٰہی وہ خاک کا پیوند
اپنے دل مین ذرا تو رنج نہ کر | آنے دے اسکے باپ کو اندر
مین سلامت اب اُسکو چھوڑونگی | سات چلّو لہو تو پی لون گی

عیّارہ خواص

چپ بھی ایسا رہے جائیے حضور | شاہ عالم سے کہنا کیا ہے ضرور
بیحیا بات ایسی پوچھ بچہ | کوئی رکھتا ہے مردون کی منہ پر
غصہ ور ہین نہ تاب آئے گی | مفت دونون کی جان جائیگی
اور ہوگی زیادہ رسوائی | دفع کیجے اسے یہ دانائی

بالقیس جہان [طیش مین آکر]

ارے اُسے گہری گور مین گاڑون | خوب ہو جو بہائین اُسکا خون
اُسکی صورت کو مردہ شو لیجائین | وہ کرے عیب اور ہم اُسکو چھپائین
اری اُن ماؤن ہین نہین ہوتین | کتنی اولاد کی جو بنتی ہین
ایسی بدچی تو کیا نہ جی تو کیا | لگ چکا اب کلنگ کا ٹیکا
پیسے پر رکھکے بوٹیان جو اڑائی | تو ذرا میرے دلکو آہ نہ آئے

[سلیمان بخت کا تشریف لانا بالقیس جہان کا اُس سے حال عالم آرا جتانا ۔]

غزلیات - دھن مالکوس - تال چاچر

طرز — "یہ بکرا اپنا دے چھوڑ مکار تو ۔ —"

بالقیس جہان

خبر گھر کی بھی آپنے کچھ ہے حضور | کیا عالم آرا نے کیسا قصور
کہ جان جہان کو بنایا ہے یار | بنی آشنا اُسکی وہ بے شعور
بچانا ہو عزت اگر اب حضور | کرو قتل دونون کو تم بالضرور

سلیمان بخت [عتاب سے کانپ کر]

اری چپ یہ کیا بکتی نادان ہے ۔ تجھے آبرو کا بھی کچھ دہیان ہے
نہو عالم آرا سے تو بدگمان ۔ سراسر یہ اُسپر تو بہتان ہے
نہ کی جسنے خود اس سے شادی قبول ۔ وہ یاری کرے عقل حیران ہے
نہو جانے بتحقیق جب تک یہ امر ۔ یقین اسپر آنا کچھ آسان ہے
اگر مجھکو ثابت ہوئی سچ یہ بات ۔ نہیں بچتی دونون کی پہر جان ہے

[سلیمان بخت کا غضبناک جانا اُسکے پیچھے سب کا قدم اُٹھانا ۔]

چوتھا ایکٹ پانچوان سین

خوابگاہ عالم آرا ۔ پردہ نمبر [۹]

[عالم آرا کا دلربا سے انتظار جان جہان جتاتے نظر آنا ۔]

غزل ۔ دہن برہنس ۔ تال چاچر

طرز ۔۔۔ ”ادہر دیکھیے تو آنکھہ اُٹھا کر کوئی ۔۔۔“

عالم آرا شاہزادی

نہیں آیا ابتک وہ رشک قمر ۔ نہ بھیجی کوئی آج اُسنے خبر
کچھہ آثار آنے کے ہین یا نہیں ۔ ذرا دیکھہ تو چڑہ کے تو بام پر

[دلربا کا سمت بام جانا ۔]

شب وصل کل نکلا ارمان نکچھ ۔ گئی رات شکوون گلون مین گذر
بوقت سحر جب صفائی ہوئی ۔ تو بس ہوگئی صبح کی توپ سر

یہ وعدہ تہا آونگا کل شام سے — پر آیا نہ وہ گذری شب دوپہر
خدا جانے کیا امر مانع ہوا — جو آیا نہیں وہ بت سیمبر
کہیں ہو گیا ہو نہ افشاے راز — اسی بات کا ہے بہت مجھکو ڈر

[دلربا کا جان جہان کو ساتھ لیکر آنا]

ابیات - تحت اللفظ

دلربا وزیرزادی

لیجئے آئے آپ کے دلدار — کیجئے سینے سے لگا کر پیار

عالم آرا (ناز سے)

اب بھی کیون آئے کیا فرورت تھی — کیا ابھی تک نہین اجازت تھی

[دلربا کا ایکبار و پر پوشیدہ ہو جانا]

گربی گجراتی - دہن سندہڑا - تال دادرا

طرز -- " آگے قدم نہ بہر خدا اے صنم بڑہاؤ " --

جان جہان شاہزادہ

تم اب تو ایسی بات کہو ای صنم نہین — کچھ مجھکو اُس سے کام دل آرام خدا کی قسم نہین ۔ -- تم

عالم آرا شاہزادی

کیونکر نہ ہوگا کام تمہین اُنسے ای حضور — کیا جورو وہ تمہاری اجی پیاری تم اُنکے خصم نہین ۔ -- تم

جان جہان شاہزادہ

شادی خوشی کے ساتھ نہین ہے مجھے اس کی — اس رنج کو حضو کرین دور یہ کچھہ جائے غم نہین ۔ -- تم

عالم آرا شاہزادی

دنوا ئین کو دون چھاتی پر اپنی غرض یہ کیا — ہمسے تو ہو سکیگا کبھی ایسا گوارا ستم نہین ۔ -- تم

جان جہان شاہزادہ

منہ تک نہ اُسکا دیکھین گے واللہ عمر بہر — دانست مین ہماری تو ای پیاری قضا وہ سے کم نہین ۔ -- تم

عالم آرا شاہزادی

چلنے کا تیر افقرہ نہین کوئی مجھسے اب | چل دور چلتا دغاباز مجھے دے تو دم نہین ۔ — تم

جان جہان شاہزادہ

مین ہاتھ جوڑتا ہون گلی سی مجھی لگاؤ | چھوڑونگا عمر بھر مری دلبر مین تمہارا قدم نہین ۔ — تم

عالم آرا شاہزادی

لو خیر پیارے آؤ نہ غم کہا وہ سنتے تھے | تم جیسے بیوفا ہو پر جفا ہوا جی ایسے ہم نہین ۔ — تم

[عالم آرا کا جان جہان کو پیار سے گلے لگانا اور اپنے ساتھ اندر مسہری پر لیجانا دلربا کا معہ ایک خواص کے آگر پردہ گرانا اور خواص کو سمجھانا ۔]

غزل - دہن کافی - تال چاچر

طرز — ،،سدا آپکو جشن عشرت مبارک ۔ - ،،

دلربا وزیر زادی

اری نورتن جاکر اب کوٹھے پر تو | ہر اک سمت کو اپنی رکھ بس نظر تو
خبردار اک دم بھی غافل نہ ہونا | بہت ہوشیاری سی رہ تا سحر تو
کسی طور کا بھی اگر دیکھے کھٹکا | تو فوراً مجھے دینا آکر خبر تو

[ایکایک نورجان خواص کا بدحواس دوڑے ہوئے آنا ۔]

ابیات - تحت اللفظ

نورجان خواص

دلربا کچھ ہوئی تمھین بھی خبر | جو بپا ہے محل کے در پہ غدر
پہلی ڈیوڑھی پہ ہے غضب کا ہجوم | آمدشہ کی مچ رہی ہے دہوم
پاسبانون پہ ہوتی ہے تاکید | قفل در کھولو جلد لاؤ کلید

[دلربا کا پردہ ہٹاکر اندر جانا اور

عالم آرا کو پاؤن ہلا کر جگانا۔]

دلربا [گھبرا کر۔]

اُٹھئے اب صبح ہو گئی بالکل
سنئے در پر محل کے ہی کیا غل

[عالم آرا اور جان جہان کا گھبرا کر
اُٹھ کھڑا ہونا۔]

ہو گئی بادشاہ کو یہ خبر
کچھ ہے ہنگامہ پہلی ڈیوڑھی پر

عالم آرا [گھبرا کر۔]

ہی ہی اب کیا کرون مین جلد بتاؤ
کہین لیجا کے تم انھین تو چھپاؤ

دلربا و زیرزادی

اس سے بہتر کوئی صلاح نہین
چھپ رہو تم تو شاہزادے کہین

[جان جہان کا ایک گوشے مین چھپ جانا
دلربا کا جھپٹ کر شمع سے پردے مین
آگ لگا کر شور مچانا۔]

دوڑو لوگو بجھاؤ آگ لگی
جلد پانی منگاؤ آگ لگی

[کل مکان مین آگ کے شعلوں کا بلند ہو جانا
عالم آرا کا مع خواصون کے دوسرے گوشے
مین اپنے تئین چھپانا۔]

سلیمان بخت [غائبانہ۔]

دوڑو لوگو شتاب آگ بجھاؤ
بیلدار اور سقے جلد بلاؤ

[جان جہان کا گوشے سے باہر آنا۔]

جان جہان [گھبرا کر۔]

اے فلک مین تو چھوڑتا نہ یہ گھر
عمر بھر کو چھڑایا تو نے مگر

[جان جہان کا ایک طرف سے باہر نکل جانا اور

دوسری طرف سے سبکا آگ بجھانے کے لئے آنا۔]

انگریزی وزن۔ دہن زلہ جھنجوٹی۔ تال دادرا

طرز۔۔ "تیار ہے یہ ناگ تیار ہے یہ ناگ۔۔"

سب

ہی ہی غضب ہوا ہی غضب ہوا — یکبارگی محل یہ سارا ہے جل اُٹھا۔ — ہی ہی۔

سلیمان بخت

کچھ سقے اس طرف بھی زود تر بلا جائیں — یہ کمرہ جل رہا ہی اگر اسکو تو بجھائین۔ — ہی ہی

[سقون کا آنا اور آگ بجھانا۔]

سقّے

حاضر ہوئے شہا حاضر ہوئی شہا — ہو گی ابھی یہ آگ ٹھنڈی چاہے جو خدا۔ — ہی ہی

پہلا بیلدار [غائبانہ] — دوسرا بیلدار [غائبانہ]

جلتی ہی ڈیوڑھی دوسری دہر پانی لاؤ — یہ سائبان جل رہا ہی اسکو تو بجھا دُ۔ —

سلیمان بخت

جلد اُسکو دو گرا جلد اُسکو دو گرا — تا آگ بڑہنے پائے آگے کو نہ اب ذرا۔ — ہی ہی

وزیر

جلنا تھا جو وہ ہو چکا ہی سارا جلکے خاک — آتش ہی سرد اب رہا نہ کچھ بھی خوف باک

سقے بیلدار

سب آگ دی بجھا سب آگ دی بجھا — اب حکم شاہ کا جو ہو وہ لائین ہم بجا۔ — ہی ہی

سلیمان بخت

کُل سقے بیلدار اپنے اپنے گھر کو جائین — شاہی ملازمین سب ہمارے ساتھ آئین

ہی کام اک بڑا ہی کام اک بڑا — اُس چور کا ہمین لگانا ہی ابھی پتا

[سب مردونکا باہر جانا عالم آرا کا

معہ دلربا اور خواصون کے آنا۔]

غزل — دہن بھوپالی - تال دادرا

طرز — ،، مرگیا جو ہوئی بس آج قیامت اُسکی ۔ — ،،

عالم آرا شاہزادی

ہم کہان جان جہان دیکہون تو صورت اُسکی
پارہ پارہ مرا دل کرتی ہے فرقت اُسکی

[خواصونکا جان جہان کی تلاش مین جانا۔]

آگ سے بچکے کسی سمت گیا ہو جو نکل
میری دانست مین ایسی نہ تھی جرأت اسکی

کردے فی النار خدا قہر سے اپنے اس کو
جسنے کی ہو مرے والد سے شکایت اُسکی

آبرو خاک مین ملنے کا جو خوف اُسکو ہُوا
جان دی آگ مین جلکر یہ تھی غیرت اُسکی

مرگیا ہو جو وہ تو بخشدے اُسکو یارب
اور اگر زندہ ہو تو کر تو حفاظت اُسکی

ہوگیا جلکے یہین آگ مین وہ خاکستر
مین بناؤنگی اسی راکھ سے تربت اُسکی

[عالم آرا کا خاک جمع کرکے تربت بنانا

نورجان کا داخل ہوکر سمجھانا۔]

ابیات - تحت اللفظ

نورجان خواص

ملکہ فرش خاک سے تو اُٹھو
وہ سلامت ہے تم ملول نہ ہو

یہی ہر ایک شخص کہتا ہے
ہمنے خود جاتے اسکو دیکھا ہے

کہنا مانو ہمارا ہے وہ یہین
خوف کے مارے چھپ رہا ہے کہین

ہم سے جان جہان کو تم لینا
جھوٹ ہو تو ہمین سزا دینا

ہمتو اُس گل کو ڈہونڈ لا دینگے
ہمتو تم سے اُسے ملا دینگے

چین سے بیٹھین تو ہم اے دلگیر
کیا اُٹھا رکھین گے کوئی تدبیر

یان سے دو کوس پر ہے اک عامل
اپنے فن مین ہے وہ بہت کامل

بارہا اُسکو آزمایا ہے
اک فتیلہ وہ ایسا لکھتا ہے

کہان ہو وہ شخص تاب نہ لائے
خود ہی بیتاب ہو کے دوڑ آئے

[دلبر خواص کا داخل ہو کر عالم آرا کو سمجھانا۔]

دلبر خواص

رنج و غم کیجیے نہ اے خوشخو
لیجیے لیجیے مبارک ہو
مینے کھلوائی تھی حضور ابھی فال
یہ قسم کہتے ہین کئے رمال
کہ وہ رشک قمر سلامت ہے
اک ذرا چندے سیر غربت ہے

دلربا وزیر زادی

صاحبو چپ رہو خدا کے لئے
دہوم یہ کیون مچائی ہی تمنے
اب سب اسکا ابھی تم کرو چرچا
کہ یہ اچھی طرح سے ہون رسوا
واہ کیا خوب دوستداری ہے
اچھا انداز غمگساری ہے
یہ کوئی وقت ہے نصیحت کا
یان تو دہڑکا ہے جان و عزت کا
اور تم لوگونکو ہے یہ منظور
کہ کسی طرح یہ بھی ہو مشہور
خبر اسکی بھی شاہ کو ہو جائے
اب کوئی اور تازہ آفت آئے
تمکو لوگو اگر محبت ہے
یا کہ منظور ان کی راحت ہے
تو کچھ اُس کا پتہ لگاؤ کہین
جستجو کرنے خفیہ جاؤ کہین
مجکو تو ہے ابھی بڑا یہ خیال
کہ خدا جانے کیا ہوا اسکا حال
آگ لگنے نے آبرو رکھلی
ورنہ بتلاؤ کون صورت تھی

چوتھا ایکٹ چھٹا سین

جنگل - پردہ نمبر ۶

[جان جہان کا پریشان حال آنا اور فراق
عالم آرا مین آنسو بہانا۔]

غزل مستزاد - دہن پیلو - تال دادرا

طرز - "کون تجانہ دنیا مین پرستار ہوس -"

جان جہان شاہزادہ

اے صبا تیرا کسی طور سے ممکن ہو اگر
کوئے جانان مین گذر
بیکسی پر مری للہ ذرا کرکے نظر
یار کی لادے خبر - اے صبا
چھوڑتا مین نہ ترا در مری دلدار کبھی
جان کو جان مری
خوف رسوائی کا تیری تھا بہت مجھکو مگر
اس سے چھوڑا ترا گھر - اے صبا
بدگمان ہو جیئے للہ نہ تو مجھسے کہین
تجھکو تو چھوڑا نہین
جسم ہے گو کہ یہان روح مری آٹھ پہر
پاس ہی تیرے ہی پر - ای صبا
ہائے بجز یاس یہان کوئی مری پاس نہین
ملنے کی آس نہین
زندہ جب تک کہ ترا باپ ہی ای رشک قمر
آ نہین سکتا ادہر - ای صبا
عمر بھر اب تو بھٹکنا مجھے جنگل مین پڑا
ہے یہی سوچ بڑا
زندگی کیسے کرون گا بھلا بے تیرے بسر
آہ مین خستہ جگر - ای صبا

[ایکزٹ]

چوتھا ایکٹ ساتوان سین

محل بالقیس جہان - پردہ نمبر [۸]

[صف ماتم پر گلشن آرا کا رنڈسالا پہنے نان کے پہلو سے

لگے بیٹھے نظر آنا خواصون کا سیاہ لباس
مین سر و سینہ پیٹ پیٹ کر آنسو بہانا۔



نوحہ مستزاد - دہن بھیروین - تال دادرا

طرز — ،، بانو یہ بیان کرتی تھین اے احمد ثانی . — ،،

سب خواصین

بس خاک ہو جان جہان آگ مین جلکر — اے وائے مقدّر
بے آبرو ہو کر ہوا برباد یہ کیا گھر — اے وائے مقدّر — بس خاک

بالقیس جہان

یہ کیسا بُرا دن مجھے قسمت نے دکھایا — شادی مین رولایا
جو بیوہ ہوئی لخت ہی کی رات کو دختر — اے وائے مقدّر — بس خاک

سب خواصین

کل شادی کی محفل تھی بچھی اب صف ماتم — کیونکر یہ اُٹھے غم
پھر عیش نہ گلشن کو میسر ہوا دم بھر — اے وائے مقدّر — بس خاک

گلشن آرا

افسوس جو پہلے سے یہ مین جانتی ناشاد
یون جان سے اپنی تو نجاتا مرا شوہر
توکرتی نہ فریاد
اے وائے مُقدّر ——— بس خاک

سب خواصین
اک بیٹی تو لے آبرو ہو دوسری بیوہ
حالت غم و غیرت سی بہت شہ کی ہی ابتر
کیا کم ہے یہ صدمہ
اے وائے مُقدّر ——— بس خاک

[گلشن آرا کا فرط غم سے غش کہانا سب کا عالم تحیر مین اُسکی طرف تکتے رہجانا۔]

[چوتھے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا۔]

پانچوان ایکٹ - پہلا سین

قصر گلشن - پردہ نمبر [۱۰]

[ہمدم کا معہ رفقا پریشان حال داخل ہونا۔]

لاونی - دہن زلہ پر ہنس - تال قوالی

طرز ——— "کیا پنجہ باز مقدر نے سنے مجھے مارا۔"

ہمدم وزیر زادہ

ملا ہمکو تیرتے ڈوبتے جیسے کنارا
بچا یون ہی ہو شاید شہزادہ ہمارا
اسی شہر کے نزدیک اپنا جہاز تھا ٹوٹا
یہین ہمکو تھا قزاق ازل نے لوٹا
یہین اپنا مقدر تھا اے یارو پھوٹا
یہین جان جہان شہزادہ تھا ہمسی چھوٹا
ہوا زندہ بچکے یہان جیون اپنا گذارا

بچایوں میں ہو شاید شہزادہ ہمارا

[شبو مالن کا ہمدم کے قریب آنا۔]

شبو مالن

تم آئے کہاں سے اے آفت کے مارو

احوالِ مصیبت ہم سے کہو بیچارو

کیا ڈالی فلک نے تم پر ایسی مصیبت | جس سے کہ تمھاری خستہ ہوئی یوں حالت
طے کرنی ہے باقی اب تمھیں کتنی مسافت | جاؤگے کدھر کو اپنی سناؤ حقیقت

مقصود ملیگا تمکو نہ ہمت ہارو

احوال مصیبت ہم سے کہو بیچارو

مثنوی - دھن پیلو - تال چاچر

طرز ـــــ "کہوں کیا فلک کا ستایا ہوں میں ـ"

ہمدم وزیرزادہ

ہماری مصیبت کا سُنلو بیان | تھا شہزادہ ایک اپنا جان جہان
چلا عشق آباد سے وہ اِدہر | تھے ہم اُسکے ہمراہ اے سیمبر
لب ساحل آکر جہاز اپنا آہ | ہوا دم میں طوفان سے یان تباہ
ہم اک تختہ پر دہار میں پڑ گئے | بہت دور بہکر کنارے لگے
نہ شہزادے کا پر ملا کچھ نشان | اُسے ڈہونڈہتے آئے ہیں ہم یہان

مثنوی - دھن پہاری جھنجوٹی - تال چاچر

طرز ـــــ "لیا تمنے کیا پیارا نام خدا۔ ـــــ"

شبو مالن

وہ شہزادہ آیا تھا بیشک یہان | مفصل سنو اسکا ہمسے بیان
ہوا گلشن آرا سے عقد اُسکا تھا | وہ پر عالم آرا سے چھپکر ملا
شہنشاہ پر حال یہ جب کھُلا | گرفتار کرنے اُسے خود گیا

محل میں غضب آگ اُس دم لگی — بڑی کوششوں سی مشکل بجھی
لگا پر نہ جانِ جہان کا پتا — یہ مشہور ہے خاک جلکر ہوا
عجب گلشن آرا کا ہی خستہ حال — بنی بیٹھی ہے بیوہ وہ پرملال
ہوئی شاہ کو جبکہ یہ سب خبر — گیا رنج و غیرت سی بس وہ گذر

ابیات - تحت اللفظ

ہمدم [رو کر]

کیا ہمارا ہے یہ بُرا مقسوم — کہ زیارت سے بھی رہے محروم
ہم تو یاں آکے دلمیں یہ خوش تھے — کہ عجب کیا ہے اسکی قدر سکے
جو ہماری طرح وہ غیرت حور — زندہ اس بحر غم سے کرکے عبور
وارد اس شہر میں ہوا ہوگا — مطلب دل نکل گیا ہوگا
پر نہ اس حال کی ہمیں تھی خبر — کہ فلک ڈھائیگا یہ قہر اُسپر

شبو مالن

صبر للہ کر تو اے غمنوش — رونا بیفائدہ ہی بس خاموش

ہمدم

عالم آرا کی اب ہی کیا صورت

شبو

اُسکی تو ہی بہت بری حالت

شبو مالن

رات بھر غش سکوت ہی دن بھر — زیست اُسکی ہی موت سی بدتر
زندگی کا یہ کوئی سامان ہے — اب کوئی چند دن کی مہمان ہے
مگر اُسکی جو اک ہے دخت وزیر — بہر تسکین دل وہ ماہ منیر
روز بلوایا کرتی ہے رمال — اُنسے کھلوایا کرتی ہی وہ فال
در پر آتا ہی جو کوئی درویش — اندر اُسکو بلا کے وہ غمکیش
متواضع کمال ہوتی ہے — سب سے پرسان حال ہوتی ہی
سنکے کچھ کلمۂ امید آگین — عالم آرا کی کرتی ہی تسکین

ہمکلام [خود بخود]

گھات سے بس فقیرین بنکر جاؤن اب قصر شاہی سکدر پر

[ہمدم کا سعہ رفقا جانا۔]

پانچوان ایکٹ - دوسرا سین

جنگل - پردہ نمبر - [۶]

[شعلہ پری کا جستجوے جان جہان مین جوگن بنکر آنا۔]

لاونی - دھن مانڈ - تال دادرا

طرز — " مورا جوبن بیتو جائے . — "

شعلہ پری

مرا بچھڑا دلبر ہائے
بچے جان میری کیونکر ہائے
سوتا مجھکو چھوڑکر چلا گیا تو یار
سمجھی تجھے دلدار تھی پر ہے دل آزار
کیا کیا یہ ستمگر ہائے
بچے جان میری کیونکر ہائے
جان جہان کے ہجر مین کر جوگن کا بھیس
پھرتی ہون مین ڈھونڈتی اسکو دیس بدیس
نہین ملتا وہ پر ہائے
بچے جان میری کیونکر ہائے
چھوڑا اُسکے ہجر مین سب عیش و آرام
ہر لحظہ ہر آن مین سہتی ہون آلام
نہین چین تو دم بھر ہائے
بچے جان میری کیونکر ہائے
مجھسے میرے یار کو مان نے کردیا دور
ترک وطن پر ہوگئی اس ہی مین مجبور
ہوئی دشمن مادر ہائے
بچے جان میری کیونکر ہائے

یارب اُس دلدار سے اب تو جلد ملا
ہوئی ہے بیحد مضطر ہائے

مُردہ ہون مین ہجر مین اُسکے مجھے جلا
بچی جان میری کیونکر ہائے
[اشعلہ پری کا ایک سمت جانا ۔]

پانچوان ایکٹ تیسرا سین

دردولت - پردہ نمبر [۷]

[ہمدم وزیرزادہ کا فقیرانہ لباس مین آنا
اور در دولت پر چلانا ۔]

غزل — دھن کافی — تال دادرا

طرز —— ،، اے ظفر آمدہ بہار بجوش ۔ —— ،،

ہمدم وزیرزادہ

سب کے بچھڑے ہوئے ملا یارب
ملے میرا بھی دلربا یارب

یوسفِ گم شدہ کا پاؤن پتا
کچھ نہین اور مدعا یارب

زندہ کرسکتا ہی تو مُردے کو
مر رہا ہون مجھے جلا یارب

[دلربا وزیرزادی کا باہر نکل آنا اور
حُسن ہمدم پر فریفتہ ہوجانا ۔]

ابیات - تحت اللفظ

دلربا وزیرزادی

[خود بخود

رشکِ یوسف ہر کوئی یہ تو فقیر
کیا عجب ہو جو بھیس بدلے امیر

حسن پر اسکے ہین ہوئی مائل
ہی یہ شوہر بنانے کے قابل

[علانیہ ہمدم سے]

شاہ صاحب تمھارا نام ہی کیا
اس فقیری سے تمکو کام ہی کیا
سچ کہو کس لئے یہ جوگ لیا
کیون فقیرانہ بھیس آکے کیا

ہمدم وزیرزادہ

سچ جو پوچھو تو مین ہون ابن وزیر
نام ہمدم ہے لے قم تنویر
عشق آباد سے تری ہوکر
چلا جان جہان کے ساتھ ادہر
یان ہو چکر ہوا جہاز تباہ
مین بہا ایک تختے پر اے ماہ
دور بہکر کنارا جب پایا
ڈہونڈہنے ساتھیونکو یان آیا
ہائی جان جہان کی اب یہ خبر
کہ ہوا خاک آگ مین جلکر
مین اسی غم مین بس ہوا ہون فقیر
کیا کرون آگے آپسے تقریر

دلربا وزیرزادی

اے وفادار خاص اے غمخوار
اس مصیبت کا کیا کرون اظہار
تمنے تو حال سب سنا ہوگا
شہر مین ذکر جابجا ہوگا
ہم بھی ہین مبتلا اسی غم مین
رات دن ہین اسیکے الم مین
ہجر جان جہان کا اک تو ملال
شاہزادیکا دوسرے ہی یہ حال
غش سا رہتا ہی رات دن طاری
ہوش آیا تو ہے وہی زاری
اب نہین اسمین جان باقی ہی
پوست اور استخوان باقی ہے
روتے ہی کٹتے ہین یہ آٹھ پہر
دانا پانی حرام ہے ہمپر
کچھ دنون اور بھی رہا جو یہ حال
تو تو پھر اسکی زندگی ہے محال
سخت اس امر مین ہی دل حیران
نہین معلوم کیا ہوا وہ جوان
یا تو غیرت سے جل گیا وہ نگار
شہر سے یا نکل گیا وہ نگار

ہمدم وزیرزادہ

میری جانب سے بھی تو ای غمگین | شاہزادی کو دیجیو تسکین
مین اُسے ڈہونڈہنے کو جاتا ہون | جو وہ زندہ ملا تو لاتا ہون

دلربا وزیر زادی

کیا یہان آئے کیا چلی تم ہائے | کچھ تواضع بھی ہم نہ کرنے پائے
مگر اے رشک ماہ و گل اندام | اتنا مین تمکو دیتی ہون پیغام
زندہ شاید کہین ملے وہ حور | تو یہ میری طرف سے کہیو ضرور
کہ خدا کے لئے تم اب جلد آؤ | جسطرح سے ہو آپ کو بھو بچاؤ
ورنہ یہ گھر تباہ ہوتا ہے | رائیگان ایسا ماہ ہوتا ہے
کہیو جنگل تھی آپ کو دہشت | وہ تو دنیا سے کر گئے رحلت
کیا عجب ہے جو وہ یہ سُن پائے | بے تکلف یہان چلا آئے
جبکہ آئیگی ہوش مین وہ حور | آپ کا ذکر مین کرون گی ضرور
یہ یقین ہی کہ سنکے آپکا نام | خوش بہت ہوگی دلمین وہ گلفام

ہمدم وزیر زادہ

لو خدا حافظ اب مین جاتا ہون | ڈہونڈ کر جلد اُسکو لاتا ہون

[ہمدم کا جانا۔]

پانچوان ایکٹ۔ چوتھا سین

جنگل - پردہ نمبر - [۶]

[شعلہ پریکا جوگن کے لباس مین جا بجا انکو ڈہونڈہتے آنا اور اُسکے فراق مین بآہ و زاری آنسو بہانا۔]

غزل - دھن بلاول - تال دادرا

طرز ـــ ،،اسکو تلاش کرکے لا اے مری جان نکل نکل ..،،

شعلہ پری

مرتی ہون جسکے عشق مین اسکو مری خبر نہین
نالۂ دل مین آہ کیا کچھ بھی رہا اثر نہین

جان جہان سا مہ جبین دیکھا نہ آج تک کہین
میری نظر مین بالیقین ہے وہ ملک بشر نہین

طول شب فراق سے زندگی ہے وبال جان
یہ تو بتا دے اے فلک ہوگی کبھی یا سحر نہین

رونے پر اپنے اور مین روتی ہون ذاکر اسلئے
مجھسے تو دیکھی جاتی ہے حالتِ چشمِ تر نہین

[شعلہ پری کا زیر شجر بیٹھکر آنسو بہانا
جان جہان کا فراق عالم آرا مین بیقرار آنا۔]

غزل - دھن کلیان - تال دادرا

طرز ـــ ،،کونسا کام ہے وہ جسکو بشر کر نہ سکا ۔ ـــ،،

جان جہان شاہزادہ

چرخ نے کیا یہ دکھایا ستم ایجاد نصیب
دیکھئے اور بھی کیا کیا مجھے دکھلائے نصیب

چھوڑتا یار کا گھر مین نہ خوشی سے ہرگز
تو نے مجبور مجھے کر دیا پر ہائے نصیب

ہوگیا جیسا کہ برگشتہ مقدر میرا
ایسا دشمن کا بھی یارب نہ پلٹ جائے نصیب

اب جو جنگل مین پھراتا ہے مجھے آوارہ
کوے دلدار مین کب دیکھئے پہونچائے نصیب

[جان جہان کا روتے روتے زیر شجر شعلہ پری کے قریب آنا
دونوں کا ایکدوسرے کو بغور دیکھکر پہچان جانا۔]

ابیات - تحت اللفظ

شعلہ پری

ارے مین صدقے تو ہی جان جہان

جان جہان

تو یہان اے جگر فگار کہان

[دونون کا بغلگیر ہونا۔]

شعلہ پری

ہجر مین تیرے ہوکے سودائی ڈہونڈہنے تجھکو مین یہان آئی

جان جہان شاہزادہ

شعلہ اسوقت تیرا دیکھکے حال کیا کہون جو ہوا ہے مجھکو ملال
تو نے یہ حال کیا بنایا ہے تیرا تو کچھ عجیب نقشہ ہے
اور اگر کچھ دنون نہ آتے ہم جان دیدیتی تو تو اے پرغم
ایسی کرتا ہے کوئی نادانی کچھ نہ حاصل تھا جز پشیمانی
اب تو جانے دو جو ہوا سو ہوا بے وقوفی یہ پھر نہ کیجئے گا

شعلہ پری

صدقے اس پیار کی نصیحت کے صدقے اس شرم اس خجالت کے
مین تو آنکھون سے سب بجالاؤن جبر بھی آہ اختیار کرون
پر کرون کیا کچھ اختیار نہین دیدۂ و دل کو تو قرار نہین
تمھین آنکھونکو انکھ دکھلا دو دل بیتاب کو بھی دھمکا دو
بیقراری کو صبر سکھلا دو اشکباری کو ضبط بتلا دو
ناامیدی کی ضد بھی رکھ لیجئے کچھ تو امیدوار کردیجئے

جان جہان اہنسکر !

جسکا مین شیفتہ ہون اور پرفن تو تو ہی اُس کے نام کی دشمن
پھر مجھے تجھسے کیونکر الفت ہو زیب ہی گر بدل عداوت ہو
تو ذرا اپنے دلمین کر تو خیال میری الفت مین تو ترا ہی یہ حال
کہ گھڑی بہر مین چھوڑکر گھر بار نکل آئی تو اے جگر افگار
ننگ و ناموس سے کنارا گیا پر نہ چھٹنا مرا گوارا کیا
جس پری رو کا مین ہون عاشق زار خود بھی جو میرے نام پر ہے نثار
اُسکی الفت مین اے گل رعنا کیا مرے دلکا حال ہوگا بتا
تو فدا مجھ پہ مین ہون اُسپہ فدا اپنا سا جان حال دل سب کا

گو مقدر سے اب یہ کب ہی امید — کہ ملے پھر وہ غیرتِ خورشید
مگر اپنی طرف سے تو اے ماہ — زیست بھر اُسکی تم نباہیئے چاہ

شعلہ پری (ہاتھوں کو جوڑ کر۔)

اے مسیحائے دردِ عاشقِ زار — اب نہین مجھکو مطلقاً انکار
مجھ سے اس بات کی قسم لیلیے — کہ اگر کچھ بھی اب کہون مُنہ سے
تو جو کچھ چاہنا سزا دینا — پر مجھے اب نہ تو دغا دینا
مین تو لونڈی ہون عالم آرا کی — اب اطاعت تلک گوارا کی

(ہمدم کا معہ رفقا آنا اور جان جہان کو دیکھکر حیرت مین جانا۔)

ہمدم (اپنے ہمراہیون سے۔)

اپنے شہزادہ سے یہ مہ طلعت — دیکھنا کس قدر ہے ہم صورت
نہین معلوم کون ہین یہ حسین — مہر و مہ آج دیکھے خاک نشین

جان جہان شاہزادہ

ہمکو تم دیکھتے ہو دیر سے کیا — دیکھنا کیا ستم کے مارون کا
کس لئے پھر رہے ہو تم مضطر — کیون ہماری طرح ہو خاک بسر
ایسا تم سب پہ کیا پڑا ہی بجوگ — کسکی خاطر لیا ہی تمنے یہ جوگ
کیا مصیبت فلک نے ڈالی ہی — کس الم مین یہ خستہ حالی ہے

ہمدم وزیرزادہ

کیا کرین تم سے اپنا دردِ اظہار — مرضِ ہجر کے ہین ہم بیمار
ہم سے آقا ہمارا چھوٹا ہے — گھر سے چھٹکر نصیب پھوٹا ہی
ہم غریبون کا اِک تھا شہزادہ — اُس سے ہم سب ہین دور افتادہ
گھر سے غربت مین لائی گردون نے — کر دیا ہی ہمین جُدا اُس سے
مین ہمکش ہون اُسکا ابنِ وزیر — یہ بھی سب ہین اُسی کے غم مین اسیر

دیکھتے ہین یہ ہم بصد حسرت
آپ سے اُسکی ملتی ہے صورت

جان جہان شاہزادہ

کیا تمھارا ہے نام اے پر غم

ہمدم وزیرزادہ

مجھکو سب لوگ کہتے ہین ہمدم

[جان جہان کا دوڑ کر ہمدم سے لپٹ جانا۔]

جان جہان شاہزادہ

پیارے ہمدم تجھے خدا لایا
للہ الحمد تجھ کو تو پایا

[ہمدم کا شعلہ کی طرف دیکھکر جان جہان سے استفسار کرنا۔]

ہمدم وزیرزادہ

کیجیے کچھ حضور کی تعریف
کون ہین آپ کیا ہے اسم شریف

جان جہان شاہزادہ

[ہمدم سے]

یہ ہماری ہے عاشقِ شیدا
ایسے معشوق ہوتے ہین پیدا

اسکی کیا کیا صفت بیان کرون
بہت اِس حور کا مین ہون ممنون

ذات سے اِس قمر کی مشفق من
ہمنے غربت مین پایا لطف وطن

کیسی راحت یہان اُٹھائی ہے
جان اسی نے مری بچائی ہے

باوجودے کہ مجھ ستمکش نے
اس سے ازراہ بیوقوفی کے

کیا کیا بے اعتنائیان کی ہین
کس قدر کج ادائیان کی ہین

مگر اسنے کیا نہ دھیان ذرا
کس قدر مہمان کا پاس کیا

اپنے گھر بار سے اُٹھا کر ہاتھ
وقت بد مین دیا ہمارا ساتھ

نام تو شعلہ ہے نسب ہے پری
خوبیان ہین سراسر اسمین بھری

[شعلہ پری سے]

کیون مری جان تمنے بھی جانا
میرے ان دوستون کو پہچانا

راہ مین جو فلک سے لوٹا تھا — جنسے مین نا نصیب چھوٹا تھا
یہ وہی قافلہ ہے اے دلگیر — یہی مجھ زار کا ہے ابن وزیر
میرے ہر راز سے ہے یہ محرم — نام اِس کا ہے ہمدم پُر غم

[شعلہ کا خوش ہو جانا ہمدم کا جھک کر تسلیم بجا لانا۔]

ہمدم وزیر زادہ

اب ہمارا بھی حال سنئے ذرا — جب جہاز اپنا تھا تباہ ہوا
ایک تختے پہ ہم چلے بہکر — کچھ دنون مین لگے کنارے پر
پھر وہان سے بھٹکتے ہم ناشاد — پہونچے مدت مین تا بہ حُسن آباد
آپ کے جلنے کی ہوی وان شہرت — عالم آرا کی ہے بُری حالت
دلربا نے دیا ہے یہ پیغام — کہ بہت جلد آؤ اے گلفام
ورنہ یہ گھر تباہ ہوتا ہے — رائگان ایسا ماہ ہوتا ہے
شاہ جیجاہ نے بھی پائی وفات — اب تو کچھ ڈر نہین ہے ای خوش ذات

جان جہان [خوش ہو کر

[ہمدم سے۔]

تو دربار پر بھی ہو آیا — تو نے وہ ملک کس طرح پایا
یہ تو احسان بڑا کیا ہمدم — گویا مجھکو جلا لیا ہمدم

[شعلہ پری سے]

ساتھ دینا مرا ہو گر منظور — تو چلو اُٹھو اے بت مغرور
دم بھر اب مین یہان نہ ٹھہرون گا — ورد دلدار ہی یہ دم لون گا

شعلہ پری

ساتھ چلنے کو مین تو ہون طیار — چلئے چلئے مجھے ہے کیا انکار

[سب کا جانا]

پانچوان ایکٹ - پانچوان سین

درِ دولت - پردہ نمبر [۷]

[دلربا وزیر زادی کا منتظر ہمدم نظر آنا۔]

غزل - دھن سوہنی - تال پشتو

طرز۔ ''اسر پہ سلیمان نبی میرا مددگار ہے''۔

دلربا وزیر زادی

آہ نہ کچھ بھی ملی جان جہان کی خبر
حال ہی شہزادی کا ابتو نہایت ہے بتر

ڈہونڈہنے ہمدم گیا پر نہ وہ ابتک پہرا
پایا نہ شاید پتا بکٹا نہین جو ادہر

جلد اُسے یا خدا جانِ جہان سی ملا
تجہ سی یہی ہے دعا اب مری آٹہون پہر

[دلربا کا اندر رجانا ہمدم کا جان جہان کو لا کر
ایک گوشہ مین چھپا دروازے پر صدا لگانا۔]

ابیات - تحت اللفظ

ہمدم وزیر زادہ

سب کے بچھڑے ہوئے ملا یا رب
ملے میرا بھی دلربا یا رب

[دلربا کا جھپٹ کر باہر نکل آنا۔]

دلربا وزیر زادی

مہربان کہیئے کیا خبر لائے

ہمدم وزیر زادہ

ساتھ ہم اُن کو اے قمر لائے

دلربا وزیر زادی

جلد بتلاؤ کس طرف مین کہان

ہمدم وزیر زادہ

ہین یہان سی قریب ہی پنہان

دلربا وزیر زادی

ارے اللہ جلد ابھی بلواؤ
کہدو اُن سے کہ جلد آؤ میاں
ہو رہی ہے وہ اب گھڑی ساعت
جان بلب آپکے فراق میں ہے

خود ہی تم جاکے اپنے ساتھ لے آؤ
یہ نہیں وقت شرم کا مری جان
دشمنوں کی عجیب ہے حالت
چشم وا لیکن اشتیاق میں ہے

[ہمدم کا جھپٹ کر جان جہان کو ساتھ لے آنا]

[جان جہان سے]

واہ کیا جلد آئے لے گلفام
لو ذرا آکے تم یہان ٹھیرو

ہو چکا جبکہ اُسکا کام تمام
لئے چلتی ہون مین ابھی تم کو

[دلربا کا دونون کو اپنے ساتھ ایک سمت لیجانا]

پانچوان ایکٹ چھٹا سین

خوابگاہ عالم آرا

پردہ نمبر [۹]

[عالم آرا کا فرضی تربت پر بیخود پڑے اور گلشن آرا کا اُسکے سرہانے واویلا مچانا سب خواصون کا آنسو بہانا

نوحہ - دھن بروا - تال پشتو

طرز – "ہوگئے تم کیون خفا ہاے میرے دلربا۔"

گلشن آرا شاہزادی

جانی ہے باجی کی جان ہاے اب مین کیا کرون
پہلے جو یہ جانتی تو نہ شادی مانتی
مرد اپیار م بھو عیش ہی اگذرے تین دن

مر چکا جان جہان ہاے اب مین کیا کرون
عقل تھی اُسدم کہان ہاے اب مین کیا کرون
کوئی دم ہی میہمان ہائے اب مین کیا کرون

راز جو افشا ہوا شاہ غیرت سے مُوا | کیون کُھلی میری زبان ہائے مین کیا کرون
مین نہ شاکی ہوتی جو باپ مرتا کاہے کو | بیوہ کیون ہو جاتی مین ہائے مین کیا کرون

[دلربا کا آنا اور گلشن آرا کو غم عالم آرا مین روتے پانا]

ابیات - تحت اللفظ

دلربا وزیر زادی

[خود بخود]

گلشن آرا سے چال کچھ کیجیے | اسکو اسوقت کوئی جل دیجیے
تا کہ جبدم یہ راز افشا ہو | پھر نہ کوئی فساد برپا ہو

[گلشن آرا کو سنا کر]

سچ ہے اپنے لہو کا کیا کہنا | جب گُنا جان دیتی ہی بہنا
دیکھو آخر نہ دل کو تاب آئی | الغرض اس وقت کھینچ ہی لائی
گیا ابتک نہین کچھ اے گل تر | آپ چاہین تو ہون ابھی جان بر

گلشن آرا شاہزادی

جان تک میری کام آئے اگر | تو مین صدقے کرون ابھی ان پر

دلربا وزیر زادی

پہلے اقرار یہ کرو تو کہون ؟ | ہاتھ قرآن پر دہرو تو کہون ؟
کہ جو زندہ پھرے وہ گل رخسار | تو بجز اُس کے کچھ نہین سروکار
گو کہ یہ تو امید ہے کس کو | کہ سلامت ہے وہ بت خوشخو۔
مگر اس جان بلب کی سنکے یہ بات | ابھی ہو جاتی ہے حضور حیات

گلشن آرا شاہزادی

[خود بخود]

یہ تو لاریب ہو چکا ہے یقین | کہ وہ زندہ کسی طرح سے نہین

ہرج پھر کیا ہے ایدل نادان — مفت ہوتا ہی ان پہ یہ احسان
سب من اسوقت بات رہتی ہو — کہدے جو یہ نگار کہتی ہے

[دلربا سے]

مجھکو انسے بھی ہی سوا وہ عزیز — شاہزادہ تو ہی بھلا کیا چیز
مجھکو گر ان کے بدلے ای مخزون — مار ڈالے کوئی تو راضی ہون
گر ان کا خدا نہ داغ دکھائے — ان سے پہلے مجھے جہان سے اُٹھالے
میرے کہنے کا گر نہ ہو باور — لاؤ مین ہاتھ رکھدون قرآن پر

[گلشن آرا کا قرآن پر ہاتھ دہر کر اپنے کمرے مین جانا
دلربا کا عالم آرا کے پاس آنا۔]

دلربا وزیرزادی

[چلا کر عالم آرا کے کان مین]

جسکی مشتاق ہو وہ آیا ہے — پھر خدا اُس کو زندہ لایا ہے

[عالم آرا کا ہوش مین آنا اور آنکھین
کھولکر ہر طرف نظر دوڑانا۔]

عالم آرا شاہزادی

سچ کہو سچ کہو کہان ہی کہان — مین فدا مین نثار مین قربان
اب نہین تاب مہربان مجھکو — لیچلو تم کشان کشان مجھکو

دلربا وزیرزادی

ایک دم بھر ذرا ٹھہر جاؤ — اچھا اچھا نہ اتنا گھبراؤ
لئے آتی ہون مین سہین تو ابھی — تم مین طاقت کہان ہی چلنے کی

[دلربا کا اشارے سے سب خواصونکو باہر لیجانا
عالم آرا کا انتظار مین گھبرانا۔]

عالم آرا شاہزادی

[خود بخود]

دم دیا اس نے یہ پے در پے تسکین
دل کو باور نہین یقین نہین

جان مہجے چین ہے قرار نہین
اب مجھے تاب انتظار نہین

[دلربا کا جان جہان کو لانا جان جہان کا
جھپٹ کر عالم آرا سے لپٹ جانا دونون کا ملکر
آنسو بہانا دلربا کا انکو سمجھانا ۔]

دلربا وزیرزادی

[عالم آرا سے]

اے بی کیا خوبری تمھاری ہے
یہ کوئی وقت اشکباری ہے

تپ فرقت سے تہین ابھی رنجور
جان پر بنگئی تھی آپ سے دور

تم کو رونے کا ہی ابھی ارمان
کیا دیا چاہتی ہو اپنی جان

چلو اب رونا دہونا دور کرو
کچھہ دنون عشرت و سرور کرو

پھر نہ ساعت خدا اچھر ٹیکی لائے
پھر نہ روز فراق تم کو دکھائے

[جان جہان سے]

شاہزادے تہین ہوا ہے کیا
ان کو تو ہو گیا ہے کچھ سودا

تہین رونا کہین کرو موقوف
کیسے تم ان سے ہو بدل مالوف

واہ قربان ایسی الفت کے
ہم تو قائل ہین اس محبت کے

اک بشر تو خدا خدا کر کے
ابھی جان بر ہوا ہے مر مر کے

اور رو رو کے تم رولاتے ہو
کس گھڑی عاشقی جتاتے ہو

[عالم آرا و جان جہان کا آنسو پوچھکر الگ الگ
بیٹھ جانا اور ربا بہد گرا اپنی اپنی سرگذشت سنانا ۔]

غزلیات - دھن بھیروین - تال پشتو

طرز۔ ،، خدا کا شکر ہے ہم آج چھوٹے رنج فرقت سے ۔ ۔ ،،

عالم آرا شاہزادی

جدائی مین تمھاری کیا کہون جو میری حالت تھی
تپ فرقت سے جل بھنکر بس اب مرنیکی نوبت تھی

بہت چاہا کہ نکلون ہنگی جوگن ڈھونڈھنے تمکو
غم و غیرت سے کی والد نے جب دنیا سے رحلت تھی

نکل گرگھر سے مینے راہ صحرا کب کی لی ہوتی
مگر وو اک قدم چلنے کی بھی مجھ مین نہ طاقت تھی

گمان تھا خاک ہو جانیکا بھی جلکر تمہاری جو
اسی سے یہ بنائی مینے فرضی ایک تربت تھی

یہ کب امید تھی ہوگا تمہارا وصل اب حاصل
خدا نے پھر ملایا تم سے یہ اُسمین ہی قدرت تھی

جہان جہان شاہزادہ

نہین کیا جو تمھاری ہجر مین ہمپر مصیبت تھی
کہ ہردم ہر قدم پر سامنے اک تازہ آفت تھی

لگی جب آگ یان تو موقع پا کر مین نکل بھاگا
گوارا کب تمھاری مجھکو بدنامی و ذلت تھی

تمہاری خوف رسوائی سے مینے گھر یہ چھوڑا تھا
نہین جان اپنی جانیکی مجھے پروا و دہشت تھی

بھٹکتا ہی پھرا مین جنگلو نمین رات دن ابتک
وہین شعلہ ملی پہلے کبھی جس کی حقیقت تھی

لیا ہی مینے اُسکو ساتھ مین تب اپنے اے جانی
بدل منظور کی اُسنے تمہاری جب اطاعت تھی

بچائی تھی اسی نے جان میری پہلے ساحل پر
یہی اے مرتبہ جنگل مین کرتی میری خدمت تھی

نہین لایا تمہاری سامنے اسواسطے اُسکو
کہ پہلے تم سے بس اس امر کی لینی اجازت تھی

[عالم آرا کا ذکر شعلہ سن کر مسکرانا پھر ناک بھون پر چڑھا کر فرمانا۔]

ابیات ۔ تحت اللفظ

عالم آرا شاہزادی

[جان جہان سے]

خیر بہتر ہے اچھا بلوا لو
چاہئے آپکی خوشی ہم کو

لیکن اس کا ذرا خیال رہے
پاس رنجش مرا کمال رہے

[دلربا سے]

دلربا شعلہ کو یہان لے آؤ
اور ہمدم کو بھی ذرا بلواؤ

[دلربا کا معہ ایک خواص کے باہر جانا ۔]

[جان جہان سے]

کہیں ایسا نہ ہو کہ وو دن مین
بہت آپ اُسکو منہ لگانے لگیں

ہمسری پھر وہ میری کرنے لگے
اپنے رتبے سے کبھی گذرنے لگے

جان جہان شاہزادہ

کب یہ ممکن ہے اے سمن اندام
وہ کنیز آپ کی ہو اور مین غلام

[شعلہ کا ہمراہ دلربا آنکر عالم آرا کی خدمت مین کورنش بجالانا اور اُسکے قدمون پر سر جھکانا عالم آرا کا اُسکے سر کو اٹھانا اور خود کھڑی ہو کر اُسکو گلے سے لگانا ۔]

شعلہ پری

واہ وا یہ حضور کرتی ہین کیا
آپ تعریف رکھین بہر خدا

مین کنیز اور آپ شہزادی
یہ حقیقت نہین حضور مری

عالم آرا شاہزادی

[شعلہ پری سے]

رنڈی للّٰہ چو چلے تو نہ کر
بک چکی لے بس آ کے بیٹھ ادہر

مجھکو بھاتی نہین سخن سازی
چڑ مری اتنی بھی ہی دمبازی

ساتھ جب لیکے سوئین تھین مری جان
تکو اُسدم مرا کچھہ آیا نہ دہیان

تم ہوئین اب مری برابر دار
پاس کرنا پڑا مجھے ناچار

[ہمدم کا ایک خواص کے ہمراہ آنکر عالم آرا کی خدمت مین کورنش بجالانا عالم آرا کا اسکی تعریف کر کے خاص اپنا دوشالہ عطا فرمانا ۔]

[ہمدم سے]

بیٹھو کی تمنے تو بڑی محنت　　لو یہ دیتی ہون تمکو مین خلعت

دلربا (شوخی سے ہنسکر)

ہمنے کیا کیا مصیبتین جھیلین　　کیسی کیسی مشقتین بھی کین

ایک سنے بھی نہ کی ہماری قدر　　سچ ہے تقدیر سے ہے ساری قدر

لوگ جو چارون کیواسطے آئے　　ہوئین تعریفین اُن کی خلعت پائے

واہ خوش قسمتون کا کیا کہنا　　ہمکو تو ایک سے نہین لہنا

ہمدم (جان جہان سے مخاطب ہوکر)

عزت اور آبرو تو کوئی پائے　　آتش رشک سے کوئی جل جائے

عالم آرا (ہنسکر)

(دلربا سے)

تیرے مطلب کو خوب ہم سمجھے　　یہ لگاوٹ ترمی یہ دم سمجھے

دلربا وزیرزادی

واہ واہ شاہزادی لو کیا خوب　　مجھسے بھی تمکو ہے جگت مطلوب

تمہتین بیٹھے بیٹھے جوڑتی ہو　　اپنے دل کے پھپھولے توڑتی ہو

جان جہان شاہزادہ (ہنسکر)

(عالم آرا سے مخاطب ہوکر)

مین تو اسوقت خوش ہوا واللہ　　بیشک ان دونون مین ہی باہم چاہ

چلو اب دل بھی خوب بہلے گا　　ہر جا اس طرح کا مزا دے گا

(دلربا کی طرف اشارہ کرکے)

کیسا اس نے ہمین ستایا ہے　　کیا کیا آٹھون پہر جلایا ہے

دیکھو ہم بھی ستاتے ہین کیا کیا　　شمع آسا جلاتے ہین کیا کیا

دلربا وزیرزادی

اچھا اچھا اب مجھے ستا لینا　　جو جو جی چاہے وہ سزا دینا

چلو اب عیش کے کرو سامان | اپنے دل کے نکالو خوب ارمان
سب سے پہلے تو ہی مری یہ صلاح | گلشن آرا سے کیجے ترک نکاح

پانچوان ایکٹ ۔ ساتوان سین

خلوتخانہ بالقیس جہان ۔ پردہ نمبر [۲]

(بالقیس جہان کا منغلانیون سے مشورہ کرتی ہوئی آنا)

ٹھمری — دھن کالنگڑا ۔ تال دادرا

طرز — ،، ستاتی ہے آبرو لیلیٰ ہماری ۔ — ،،

ملکہ بالقیس جہان

بتاؤ تو لوگو اب مین کرون کیا ۔ — بتاؤ

گلشن کو دینگی طلاق اب وان ہوتی ہی صلاح | عالم آرا سے پھر ہوگا جان جہان کا نکاح
ہائے ہوا پہلے ہی سا بر پا یہ تو شرو فساد | ہوگا دونون بہنون مین باہم پھر وہی بغض و عناد

ابیات ۔ تحت اللفظ

فرتوتہ مغلانی

تمکو لازم ہی اب طرح دیکھاؤ | ذکر اس بات کا زبان پہ نلاؤ
تھوڑی رسوائیان ہوئین ہین حضور | آپ اب کچھ نہ کیجیے مذکور
کوئی وارث نہین رہا سر پر | جسکا ہوگا کچھ اُن کو خوف و خطر
کسلئے دونون اب ہین خود مختار | عشق مین ہو رہی ہین وہ سرشار
کل ہی سب دیکھ یہ چکی ہین جناب | کیسا کیسا کیا ہی شہ نے عتاب
جان تک دینا تو کیا منظور | چھوڑا اُسکو مگر نہ تھا مقدور

ناحق آپس مین اور ہوگا فساد | مفت مین گھر یہ ہوویگا برباد
آپ کی پیش کچھ نہ جائے گی | دشمنون کی مگر بن آئے گی
گلشن آرا کو یان تو یہ سمجھاؤ | کہ تم اب اس قمر سے ہاتھ اٹھاؤ
اور جانِ جہان کو بلوا کر | دیکے خلعت گلے سے لپٹا کر
خوب سمجھا کے اسے نہ آفاق | گلشن آرا کو اس سے دو طلاق
عالم آرا کا اس سے کردو نکاح | بہتر اس سے نہین ہی کوئی صلاح
کتخدا کیجیو اسے کہین اور | کوئی شہزادہ کیا کہین نہین اور
تا ریاست تو یہ نہو برباد | دم سے دونون کے گھر رہی آباد

بالقیس جہان

گلشن آرا کو جلد یان لاؤ | سامنے میرے اسکو سمجھاؤ

[مشاطہ مغلانی کا جانا]

مشورہ ٹھیک یہ تمہارا ہے | اور بجز اسکے کوئی چارہ ہے

[گلشن آرا کا مع مشاطہ آنا فرتوتہ کا اسکو سمجھانا]

فرتوتہ مغلانی

اے حضور آپ کو ہوا ہے کیا | لوگ یہ کر رہے ہین کیا چرچا
ایسا کیا لالچ اس قمر کا ہے | اور پر وہ تو جان دیتا ہے
آپکی شکل سے بھی ہے بیزار | آپ الفت مین اسکی ہین سرشار
توبہ کہتے ہین خاک چاٹ کے ہم | ہمکو صاحب تمہارے سر کی قسم
حور بھی ہووے تو بلا سمجھین | مدعی اپنی جان کا سمجھین
صدمہ ہجر اٹھاتی ہے پاپوش | روز کی کوفت کھاتی ہی پاپوش
وہ تو اورون کے ساتھ ہو بخواب | اسکی الفت مین ہم رہین بیتاب
عشق تو کیسا بات بھی نہ کرین | بھولکر التفات بھی نہ کرین

دلمین سوچو تو کچھ ذرا صاحب
لطف کیا اسمین پھر رہا صاحب

آپ تو دل مین یان ہین مشتاق
وان ادہر اُسنے خود ہی دیدی طلاق

آج کل ہی مین یہ تو ہونا ہے
پہلے ہی سے وہ چھوڑ بیٹھا ہے

اس جگہ سخت عقل ہے حیران
کوئی بات اٹھ رہی ہی کیا مری جان

کیا زمانہ مین ایک وہی ہی حسین
کوئی دنیا مین بہتر اُس سی نہین

[گلشن آرا کا جان جہان کی آمد سنکر دم بخود ہو جانا اور سوچ مین آنا۔]

گلشن آرا شاہزادی

[خود بخود]

دلربا کس غضب کی ہے عیّار
خود میرے مُنہ سے لیلیا اقرار

ابتو اے دل نہین کوئی چارہ
قول اپنی زبان سے ہارا

رنج کہانے سے روز کے حاصل
اس سی بہتر یہی ہی اب اے دل

کہ ہم انکار ہی کئے جائین
بیرخی اپنی اُسکو دکھلائین

ورنہ ہوگی کمال ہی خفت
کچھ نہ ہاتھ آئیگا بجز ذلت

[مغلانیون سے]

حُسن مین لاکھ ہو وہ غیرت حور
مجھکو ہرگز نہین ہی اب منظور

میرے آگے نہ ایسا ذکر کرو
اُس سی فارغخطی ابھی لے دو

[بالقیس جہان کا اشارے سے فرتوتہ کو بلا کر علحدہ سمجھانا۔]

ملکہ بالقیس جہان

مسند اک شہ نشین پہ چلکے بچھاؤ
اور جان جہان کو جلد بلاؤ

مین لکھاؤن طلاق نامہ ابھی
سونپ کر اُسکو تاج وتخت سبھی

عالم آرا سے پھر ہو عقد اُسکا
تا کہ مٹ جائے سارا یہ جھگڑا

[ابالقیس جہان کا سعہ منگلانیون کے جانا
گلشن آرا کا اپنے کئے پر بہت پچھتانا۔]

غزل — دھن کلیان — تال دادرا

طرز — "کونسا کام ہے وہ جسکو بشر کر نہ سکا۔" —

گلشن آرا شاہزادی

ہائے دیتا ہے مجھے وہ بت بیباک طلاق
بس نہین کچھ بھی مرا لیتی ہون نا چار طلاق
آہ کیا جانتی تھی زندہ پلٹ کر اک دن
بخطا دیگا مجھے یون وہ جفا کار طلاق
دلربا گھر سے ہے لیتی نہ سوتون کو قسم
کرتی منظور نہ خود مین کبھی زنہار طلاق
دلربا سے نے کیا صد حیف غضب کا یہ فریب
مجھکو دلواتی ہے بیشک وہی مکار طلاق
دیتا ہے جانِ جہان تین طلاقین مجھکو
ساری دنیا کو مین اب دیتی ہون سو بار طلاق

پانچوان ایکٹ - آٹھوان سین

راستہ - پردہ نمبر [۱]

[عالم شاہ و ملکہ زمانیہ وعلاء الدین جان جہان کا معہ
شید ابلباس فقیرانہ جستجو سے جان جہان مین آنا۔]

ٹھمری - دھن پیلو - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز — "مورا رے بیراگی جو گیا۔" —

عالم شاہ و ملکۂ زمانیہ

تیرا پتا کہان پائین ہم
او جان جہان پیارے۔ ——— تیرا۔
بیکل گس جا تو کنارے
ڈہونڈھنے کدہر تجھکو جائین ہم۔ ——— تیرا۔

پد — دھن برہنس - تال چاچر

طرز — " کیا ہے کرم تونے اپنا خدایا — "

شہیدا وزیر

کرو صبر للہ تقدیر پر تم | رحمتِ حق پہ رکھو نظر تم . ———— کرو .
مع ملکہ ٹھیرو اس شہر مین اب | شاہنشہ نامور تم . ———— کرو .

[کوتوال کا مع سپاہیان آنا .]

جاؤن اکیلا مین ڈہونڈنے کو | اجازت مجھے دو اگر تم . ———— کرو .

مثنوی - دھن بہار ٹی جھنجوٹی - تال چاچر

طرز — " لیا تم نے کیا پیارا نام خدا . —— "

کوتوال

کہان سے تم آئے ہواے صاحبو | سب اپنی حقیقت مفصل کہو
ہوا کون گم کس کی ہے جستجو | بیان کردو کل واقعہ مو بمو
مشرح سناؤ مجھے اپنا حال | کہ اس شہر کا مین تو ہون کوتوال

غزل — دھن بھیروین - تال دادرا

طرز — " کیا غرض اسکو کسی کی ہی جو عاشق یار ہے . — "

عالم شاہ

نام ہے مشہور عالم شاہ اس ناشاد کا | اور ہین سلطان ہون اے صاحب عشق آباد کا
ایک تھا میرا پسر جان جہان عاشق مزاج | راہ دریا سے کیا قصد اسنے محسن آباد کا
وان لب ساحل ہوا ہی ہی جہاز اسکا تباہ | آہ کیا شکوہ کرون چرخِ ستم ایجاد کا
جستجو مین اسکی ہم نکلے ہین بن کر گدا | صدمہ ہوتا ہی غضب ایمہربان اولاد کا
ساتھ اسکے گم ہوا اسکا پسر ہمدم بھی آہ | پر یہ صابر ہے بڑا عادی نہین فریاد کا

مثنوی — دھن بھیروین تال تاچر

طرز — " اری جوگن اب دل مین ہوا پنے شاد . — "

کوتوال

بس اب کیجئے موقوف آہ و فغان
ہی فرزند حضرت سلامت یہان

ہوا عالم آرا سے عقد اُسکا آج
ملا اُسکو اِس ملک کا تخت و تاج

وزیر اُسکا ہمدم ہوا اے حضور
اُسے بھی ملی دلربا رشک حور

[شاہ کا معہ ملکہ و وزیر سجدہٗ شکر بجالانا۔]

ابھی زیب تن کر کے شاہی لباس
چلین آپ دربار مین اُسکے پاس

[سب کا بتابانہ ہمراہ کوتوال جانا۔]

پانچوان ایکٹ - نوان سین

دربار حسن آباد - پردہ نمبر [۱۱]

[جشن شادی و تخت نشینی مین جان جہان کا تخت شاہی جلوس فرمانا اور ہمدم کا کرسی وزارت پر بیٹھے نظر آنا رامشگرون کا مبارکباد گانا۔]

غزل مبارکباد - دھن بھیرون - تال دادرا

طرز - شادی جلوہٗ گلفام مبارک ہووے - -

رامشگر

محفل عیش و طرب آج مبارک ہووے
تخت آباد رہے تاج مبارک ہووے

ساتھ دولھا کے مبارک ہو دلھن کا رہنا
اور سلطان کو یہ راج مبارک ہووے

تجھکو اللہ زمانے مین کرے شاہنشاہ
ہفت کشور کا تجھے باج مبارک ہووے

[کوتوال کا آنا اور جان جہان کو مژدہ

آمد عالم شاہ و شیدا سنانا]

ابیات۔ تحت اللفظ

کوتوال

آتے ہیں والد آپکے اے شاہ
اور شیدا وزیر ہے ہمراہ

[جان جہان اور ہمدم کا مع درباریان ایستادہ ہوجانا اور بہر استقبال قدم بڑہانا عالم شاہ و شیدا کا بلباس شاہانہ تشریف لانا اور اپنے اپنے بیٹون کو گلے سے لگانا۔]

عالم شاہ

للہ الحمد پایا تجھکو پسر

جان جہان

شکر حق مین نے دیکھا آپکو پدر

شیدا

اے پسر تجھکو دیکھکر ہون شاد

ہمدم

ہر دم آتے تھے اے پدر تم یاد

[ایک خواص کا آنا اور خبر آمد ملکہ زمانیہ سنانا۔]

خواص

پردہ ہو جلد آتی ہین ملکہ
بہوٗن کو ساتھ لاتی ہین ملکہ

[غیر مردون کا پیچھے جانا ملکہ زمانیہ کا عالم آرا و شعلہ پری کو ساتھ لئے مع دایا ہمراہی خواصان تشریف لاکر جان جہان کو چھاتی سے لگانا۔]

ملکہ زمانیہ

تیری لیلون بلائین جان جہان

جان جہان

چومنے دو مجھے قدم اماں

عالم شاہ

ہاتھ آپس مین اب ملائین تمام — فضل حق سے ہوا ہی نیک انجام

آ سب کا شاد ہو کر باہم ہاتھ ملانا

اور شکر خدا بجا لانا ۔

انگریزی وزن دھن جھنجوٹی ۔ تال دادرا

طرز ۔۔۔ اسپرنگ اسپرنگ جنٹل اسپرنگ ۔۔

سب

خدایا شکر ہے ترا — کہ کھیل یہ ختم ہوا

پسند بھی اسے کیا — جنھون نے دیکھا یا سنا ۔ خدایا ۔

قلق کی ہے جو مثنوی — طلسم الفت اک نئی

عجب ہی اسکی شاعری — غضب ہی اسکا قصہ بھی

یہ ناٹک اسکا ہے بنا — ہے عمدہ کیون نہ پھر بھلا ۔ خدایا ۔

سنو یہ پند صاحبو — نہ تم حسینون سے ملو

جہان تک انسے بچ سکو — خدا کے واسطے بچو

نہین ہے ان مین کچھ وفا — سدا وہ کرتے ہین دغا ۔ خدایا ۔

حسینون سے بہت بچو — نہ ان کا ذکر تک سنو ۔

شبہہ بھی نہ ان کی لو — کہ تا نہ عشق مین پھنسو

یہ عشق ہے بری بلا — پناہ اس سے دے خدا ۔ خدایا ۔

بدی کا ہے نتیجہ بد — بلائین نیکی سے ہون رد

کرو بھلائی مین ہی کد — خدا کی تم کو ہو مدد

یہ حافظ اپنی ہے دعا — کہ کل جہان کا ہو بھلا ۔ خدایا ۔

اکھیل کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا

اشتہار

اس ناٹک کا حق تالیف مصنف [illegible] صاحب کی طرف سے اس
مطبع کو ہمیشہ کے لئے ہبہ فرمایا ہے اور یہ کتاب [illegible]
ایکٹ [illegible] سرکار انگلشیہ [illegible] رجسٹری ہو گئی ہے لہذا کوئی صاحب
بغیر اجازت [illegible] چھاپنے کے مجاز نہیں ہیں۔

المشتہر

محمد [illegible] مہتمم مطبع [illegible]